بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

”اَلنِّکَاحُ مِنۡ سُنَّتِيۡ فَمَنۡ لَّمۡ یَعۡمَلۡ بِسُنَّتِيۡ فَلَیۡسَ مِنِّيۡ“

[ابن ماجہ: ۱۸۴۶، عن عائشہ رضی اللہ عنہا]

ترجمہ: نکاح میری سنت ہے، جو میری سنت پر عمل نہ کرے،
وہ مجھ سے (میرے طریقے پر چلنے والوں میں سے) نہیں ہے۔

تحفۂ نکاح

TOHFA-E-NIKAH

URDU

DEENIYAT

پہلا ایڈیشن

ماہِ جمادی الاوّل ۱۴۳۸ھ   مطابق ماہِ فروری ۲۰۱۷ء

Compiler | مرتب

Ahem Charitable Trust | اھم چیریٹیبل ٹرسٹ

IDAAR-E-DEENIYAT | ادارۂ دینیات

249, Bellasis Road, Opp. Maharashtra College, Mumbai Central, Mumbai - 40008.

Tel. : 022 23051111 | info@deeniyat.com | www.deeniyat.com

پیش لفظ

جس طرح نماز پڑھنا اور روزہ رکھنا عبادت ہے، اسی طرح نکاح کرنا بھی اسلام میں ایک اہم عبادت ہے، قرآن وحدیث میں نکاح کی بہت تاکید آئی ہے اور اس کے بہت سے فوائد بیان کیے گئے ہیں، اس سے نگاہ اور شرم گاہ کی حفاظت ہوجاتی ہے، انسان عفت و پاک دامنی کے ساتھ زندگی گذارتا ہے، اسے قلبی، طبعی، ذہنی، جسمانی اور جنسی ہر قسم کا سکون حاصل ہوتا ہے، بلکہ نکاح کی وجہ سے انسان کا آدھا دین مکمل ہوجاتا ہے، چناں چہ ایک حدیث میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب بندہ نکاح کرلیتا ہے، تو (اس کا) آدھا دین مکمل ہوجاتا ہے، لہٰذا اب اسے باقی آدھے (دین) کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرنا چاہیے۔ [شعب الایمان: ۵۴۸۶]

نکاح کرنے کے بعد دو اجنبیوں کے درمیان میاں بیوی ہونے کا مقدس رشتہ قائم ہوجاتا ہے اور ان کے واسطے سے دو خاندانوں میں جوڑ ہوتا ہے، ان کے درمیان محبت و الفت قائم ہوتی ہے اور پھر اس نکاح کے نتیجے میں اولاد جیسی عظیم نعمت حاصل ہوتی ہے، گویا اس سے خاندان آباد ہوتے ہیں اور نسلیں وجود میں آتی ہیں۔ اس لیے اسلام نے اس مقدس رشتے کو قائم رکھنے کے لیے میاں بیوی کو ان کے آپسی حقوق بتلائے ہیں، اگر وہ دونوں اپنے اپنے حقوق ادا کرتے رہیں گے، تو ان دونوں کے درمیان کبھی تلخی قائم نہ ہوگی، دونوں خوش گواری کے ساتھ زندگی گذاریں گے اور ان کی زندگی کی گاڑی موت تک برابر چلتی رہے گی، وہ اپنے بچوں کی پرورش بھی خوش اسلوبی کے ساتھ کریں گے، جس طرح دونوں ایک دوسرے کے حقوق ادا کرتے ہیں، اسی طرح اپنے بچوں کے بھی حقوق کا خیال رکھیں گے نیز شوہر اپنے سسرالی خاندان کے افراد کی عزت کرے گا اور بیوی بھی اپنے شوہر کے اہلِ خانہ کی تعظیم کرے گی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میاں بیوی کے باہمی حقوق اور ذمے داریوں کے بارے میں جو ہدایات دی ہیں، ان کا خاص مقصد یہی ہے کہ ان دونوں کے درمیان تعلقات زیادہ سے زیادہ خوش گوار رہیں اور

وہ راحت وسکون اورخوشی ومسرت سے بھری زندگی گذاریں۔ آپ ﷺ کی تعلیمات کا خلاصہ یہ ہے کہ بیوی کو چاہیے کہ وہ اپنے شوہر کو اپنے لیے سب سے بالا تر سمجھے، اس کی وفادار اور فرماں بردار بن کر رہے، اس کی خیر خواہی اور رضاجوئی میں ہر گز کمی کوتاہی نہ کرے اور اپنی دنیا وآخرت کی بھلائی اس کی خوشی سے وابستہ سمجھےاورشوہر کو چاہیے کہ وہ بیوی کو اللہ کی عطا کی ہوئی نعمت سمجھے، اس کی قدر کرے، اس سے محبت والفت رکھے، اگر اس سے غلطی ہوجائے ، تو چشم پوشی کرے، صبر وتحمل اور عقل مندی سے اس کی اصلاح کی کوشش کرے، اپنی طاقت کے بقدر اس کی ضروریات پوری کرے اور اس کو راحت پہنچانے اور اس کی دل جوئی کا اہتمام کرے۔

آج لوگوں میں نکاح کے تعلق سے بہت زیادہ بے اعتدالیاں ہورہی ہیں، نکاح کے وقت بڑے بڑے ہال بک کیے جاتے ہیں اور اس میں فضول خرچی، ناچ، گانا،باجا،میوزک، فوٹو گرافی، مردوں اورعورتوں کا ایک ساتھ جمع ہونااور ان جیسے بہت سے خرافات ہوتے ہیں،اسی طرح کھانے کے لیےبوفے سسٹم رکھا جاتا ہے اور نکاح کے بعد میاں بیوی اور دو خاندانوں میں آئے دن جھگڑے ہوتے رہتے ہیں، بچوں کی تربیت کی طرف بھی زیادہ توجہ نہیں ہوتی، چناں چہ ان ہی خرابیوں کو دور کرنے کے لیے یہ کتابچہ تیار کیا گیا ہے، اس میں نکاح، مہر ،میاں بیوی،اولاد اورسسرالی رشتے داروں کےحقوق سےمتعلق اہم باتوں کو قرآن وحدیث کی روشنی میں پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔اس میں دس عناوین کے تحت سلسلہ وار دس خطبے دیے گئے ہیں، ائمہ حضرات سے گزارش ہے کہ وہ نکاح کے وقت ان خطبوں کو ترتیب سے پڑھیں، پہلے نکاح کے وقت پہلا خطبہ اور دوسرے نکاح کے وقت دوسرا خطبہ ،اسی طرح ترتیب سے خطبے پڑھتے رہیں، تا کہ نکاح سےمتعلق قرآن وحدیث کی باتیں لوگوں کے سامنے آتی رہیں اور یہ بیانات اپنے گھر کی مستورات کو بھی سنائیں۔کتاب کے شروع صفحے میں نکاح کا عربی خطبہ ،نکاح کی سنتیں اور کن عورتوں سے نکاح کرنا جائز اور کن سے حرام ہے،اس کی تفصیلات نقشے کے ساتھ دی گئی ہیں اور ان سارے مواد کا ایپ بھی تیار کیا گیاہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعاہے کہ وہ اس کتابچہ کو قبول فرمائے اور اُمت کے حق میں نافع بنائے۔آمین

خُطْبَةُ النِّكَاحِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ، وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا، وَمِنْ سَيِّاٰتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ، وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ، وَنَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، وَنَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ. أَمَّا بَعْدُ:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ.

يٰاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِىْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ﴿۱﴾ [سورۂ نساء]

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۰۲﴾ [سورۂ اٰل عمران]

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ﴿۷۰﴾ لا يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ﴿۷۱﴾ [سورۂ احزاب]

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”اَلنِّكَاحُ مِنْ سُنَّتِيْ فَمَنْ لَّمْ يَعْمَلْ بِسُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ“ [ابن ماجہ: ۱۸۴۶، عن عائشہ رضی اللہ عنہا]

نکاح کی سنتیں ◉ سادگی کے ساتھ نکاح کرنا۔[مسند احمد:۲۵۵۲۹،عن عائشہ رضی اللہ عنہا] ◉ مسجد میں نکاح کرنا۔[ترمذی :۱۰۸۹،عن عائشہ رضی اللہ عنہا] ◉ جمعہ کے دن نکاح کرنا۔ [البحرالرائق:۲/۸۳، کتاب النکاح] ◉ خطبۂ نکاح پڑھنا۔ [ترمذی :۱۱۰۵،عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ] ◉ نکاح کے بعد چھوارے یا کھجور تقسیم کرنا۔[سنن کبریٰ:۱۴۴۶۰،عن عائشہ رضی اللہ عنہا] ◉ ولیمہ کرنا۔[بخاری :۲۰۴۸،عن عبد الرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ] ◉ دولہے کو برکت کی دعا دینا۔[ابو داؤد :۲۱۳۰،عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

نکاح کے بعد مبارک باد اور دعا ◉ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكَ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِيْ خَيْرٍ.
[ابو داؤد:۲۱۳۰،عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]ترجمہ:اللہ تم کو مبارک کرے،تم دونوں پر برکت نازل فرمائے اور تم دونوں کو خیر و بھلائی میں ہمیشہ متفق رکھے۔

عورت کے محرم رشتہ دار ◉ وہ رشتے دار جن سے ہمیشہ کے لیے عورت کا نکاح حرام ہے اور ان سے پردہ کرنا واجب نہیں۔ ◉ باپ، دادا، پردادا، نانا، پرنانا۔ ◉ ماں کے دادا، نانا۔ ◉ باپ کے دادا، نانا۔ ◉ بیٹا، پوتا، پرپوتا، نواسہ، پرنواسہ ۔ ◉ سگا بھائی، سوتیلا بھائی، (ماں یا باپ شریک بھائی) بھتیجا، بھانجا۔ ◉ چچا، تایا، ماموں۔ ◉ ماں کے چچا، تایا، ماموں۔ ◉ باپ کے چچا، تایا، ماموں۔ ◉ رضاعی بھائی(دودھ شریک بھائی)، رضاعی باپ(جس عورت کا دودھ پیا اس کا شوہر)۔ ◉ خسر اور داماد۔[شامی:۹/۲۵۵ ۲۶۳-، کتاب النکاح، فصل فی المحرمات]

عورت کے غیر محرم رشتہ دار ◉ وہ لوگ جن سے عورت کا نکاح جائز ہے اور پردہ کرنا واجب ہے۔ ◉ خالہ زاد، ماموزاد، چچازاد، تایازاد اور پھوپی زاد بھائی۔[شامی:۹/۲۵۸-۲۵۶، کتاب النکاح، فصل فی المحرمات] ◉ پھوپا، خالو، بہنوئی۔ [بدائع الصنائع:۲/۲۶۳، کتاب النکاح] ◉ شوہر کے بھائی، ماموں، چچا، تایا، پھوپا، خالو۔[مسلم:۵۸۰۳،عن عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ] ◉ شوہر کے چچازاد، تایازاد، ماموزاد، پھوپی زاد اور خالہ زاد بھائی۔[مسلم:۵۸۰۳،عن عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ] ◉ تمام اجنبی آدمیوں سے عورت کو پردہ کرنا واجب ہے، کھلے منہ ان کے سامنے آنا جائز نہیں ہے۔[مستدرک:۱۶۶۸،عن اسماء رضی اللہ عنہا؛شامی:۳/۲۵۷، کتاب الصلاۃ]

مسئلہ : دو بہنوں کو ایک ساتھ نکاح میں رکھنا حرام ہے، البتہ اگر بہن کی وفات ہوگئی یا اسے طلاق دے دی اور عدت پوری ہو چکی، تو اب اس کی دوسری بہن سے نکاح درست ہے۔[شامی:۲۵۶/۹،فصل فی المحرمات]

مسئلہ : اگر کسی مرد نے کسی عورت کو شہوت کے ساتھ ہاتھ لگایا یا زنا کیا، تو ان دونوں مرد اور عورت پر ایک دوسرے کے اصول و فروع (ماں باپ اور اولاد) سے نکاح حرام ہوجائے گا۔[شامی:۲۵۶/۹،فصل فی المحرمات]

مسئلہ : حیض و نفاس کی حالت میں ہم بستری کرنا حرام ہے۔ اسی طرح عورت کی پچھلی شرمگاہ میں ہم بستری کرنا بھی حرام ہے۔[شامی:۴۰۹/۲،باب الحیض]

محرم وغیر محرم رشتہ دار کی پہچان نقشہ میں

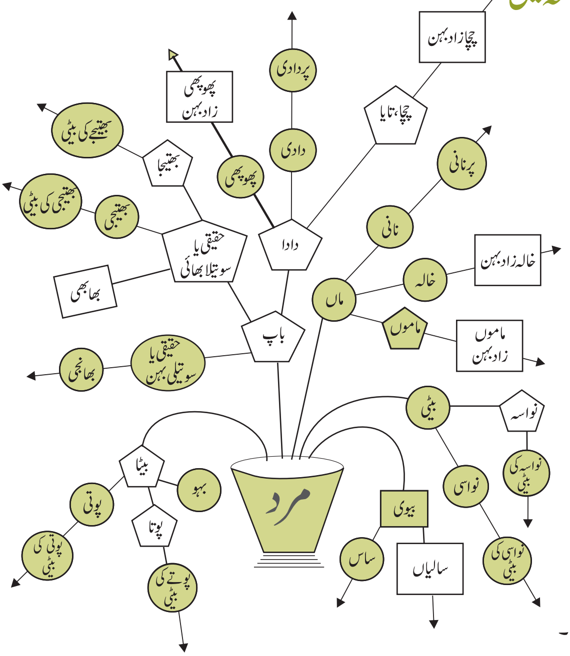

محرم کی علامت

غیر محرم کی علامت

مرد ہونے کی علامت

↑ یہ علامت اس بات کی ہے کہ اخیر والے کا جو حکم ہے وہی حکم اس کے بعد والوں کا بھی ہے۔

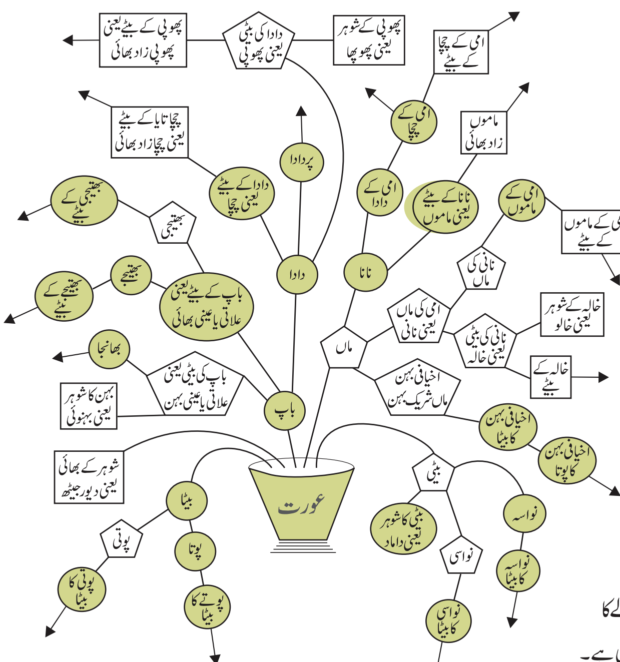

محرم کی علامت

غیر محرم کی علامت

عورت ہونے کی علامت

↑ یہ علامت اس بات کی ہے کہ اخیر والے کا جو حکم ہے وہی حکم اس کے بعد والوں کا بھی ہے۔

۱ | نکاح

نمبر۱ | نکاح کی ضرورت اور کیسے کریں: ◉ مذہبِ اسلام فطرت کے تمام تقاضوں کو شرعی حدود میں رہ کر پورا کرنے کی تعلیم دیتا ہے اور اس کا طریقہ اور سلیقہ سکھاتا ہے۔ نکاح بھی انسانی فطرت کا اہم تقاضہ ہے، اگر اس رشتۂ نکاح کو صحیح طور پر قائم کیا جائے اور پھر اس کی ذمہ داریوں کو صحیح طور پر ادا کیا جائے، تو پھر اس میں مشغول ہونا نفل عبادتوں سے بھی بڑھ جاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: جس بندے نے نکاح کیا، اس نے اپنا آدھا دین پورا کرلیا، اب اسے چاہیے کہ بقیہ آدھے کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرے۔ [شعب الایمان:۵۴۸۶،عن انس رضی اللہ عنہ] ◉ اسی لیے قرآن مجید نے بہت سی جگہ نکاح کی ترغیب دی ہے، اللہ تعالیٰ نے اس کو انبیاء کی سنت اور ان کا طریقہ قرار دیا ہے، چناں چہ قرآن میں ہے: حقیقت یہ ہے کہ ہم نے تم سے پہلے بھی بہت سے رسول بھیجے ہیں، اور انھیں بیوی بچے بھی عطا فرمائے ہیں۔ [سورۂ رعد:۳۸] ◉ نکاح کی بہت ساری سنتیں ہیں، جن میں سے چند یہاں ذکر کی جاتی ہیں: (۱) سادگی کے ساتھ نکاح کریں۔ [مسند احمد:۲۴۵۲۹،عن عائشہ رضی اللہ عنہا] (۲) مسجد میں نکاح کریں۔ [ترمذی:۱۰۸۹،عن عائشہ رضی اللہ عنہا] (۳) جمعہ کے دن نکاح کریں۔ [البحرالرائق:۲/۸۳، کتاب النکاح] (۴) نکاح کے وقت خطبۂ نکاح پڑھیں۔ [ترمذی:۱۱۰۵،عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ] (۵) ولیمہ کریں۔ [بخاری:۲۰۴۸،عن عبد الرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ]

نمبر۲ | نکاح کرنے کے فائدے اور نہ کرنے کے نقصانات: ◉ نکاح کی وجہ سے آدمی بہت سے گناہوں سے بچ جاتا ہے اور پُرسکون زندگی نصیب ہوتی ہے، چناں چہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور اس کی ایک نشانی یہ ہے کہ اس نے تمھارے لیے تم ہی میں سے بیویاں پیدا کیں، تا کہ تم ان کے پاس جاکر سکون حاصل کرو، اور تمھارے درمیان محبت اور رحمت کے جذبات رکھ دیے۔ [سورۂ روم:۲۱] ◉ اللہ تعالیٰ نکاح کی برکت سے نکاح کرنے والے کو مال دار بنادیتا ہے، قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: تم میں سے جن (مردوں یا عورتوں) کا اس وقت نکاح نہ ہو، ان کا بھی نکاح کراؤ اور تمھارے غلاموں اور باندیوں میں سے جو نکاح کے قابل ہوں ان کا بھی، اگر وہ تنگ دست ہوں، تو اللہ اپنے فضل سے انھیں غنی (مالدار) کردے گا اور اللہ بہت وسعت والا ہے، سب کچھ جانتا ہے۔ [سورۂ نور:۳۲] ◉ وسعت (ساری چیزیں ہونے) کے باوجود نکاح نہ کرنے والے کو اللہ کے رسول ﷺ نے شیطان کا بھائی اور برے لوگوں میں شمار کیا ہے، ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک شخص آیا، جسے عِکاف کہا جاتا تھا، رسول اللہ ﷺ نے اس سے پوچھا: اے عکاف! کیا تمھاری بیوی ہے؟ انھوں نے کہا: نہیں، آپ نے پوچھا: باندی ہے؟ انھوں نے کہا: نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: جب کہ تم اللہ کے فضل سے مال دار اور تن درست بھی ہو، انھوں نے کہا: جی ہاں! تو آپ نے فرمایا کہ تب تو تم شیطان کے بھائی ہو، اگر تم عیسائی ہوتے، تو ان کے پادری ہوتے اور اگر تم ہم میں سے ہو، تو جو ہم کرتے ہیں ویسا ہی کرو، کیوں کہ ہمارا طریقہ نکاح کرنا ہے، تم میں بدترین لوگ وہ ہیں، جو غیر شادی شدہ ہیں اور تمھارے مُردوں میں بدترین مُردے وہ ہیں، جو بغیر نکاح کیے مرگئے۔ [مسند احمد:۲۱۴۵۰،عن ابی ذر رضی اللہ عنہ؛ شعب الایمان:۵۴۸۰،عن عطیہ بن بشر رضی اللہ عنہ]

نمبر۳ | نکاح میں کیا کیا چیزیں ضروری ہیں: ◉ نکاح صحیح ہونے کے لیے نکاح کی مجلس میں دو شرعی

گواہوں کی موجودگی میں لڑکا اور لڑکی کی طرف سے ایجاب و قبول ہونا ضروری ہے، ورنہ نکاح نہیں ہوگا، سال کے کسی بھی مہینے میں شادی کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، عوام میں یہ بات مشہور ہوگئی ہے کہ صفر کے مہینے میں نحوست ہے اور اس مہینے میں شادی بے برکتی اور مصیبتوں کا سبب ہوتی ہے، حالاں کہ اسلام میں نہ کوئی مہینہ منحوس ہے اور نہ ہی کسی مہینے میں شادی کرنے سے منع کیا گیا ہے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیماری خود بخود ایک دوسرے کو نہیں لگتی، بدشگونی کی کوئی حقیقت نہیں ہے، نہ ہی مُردوں پر اُلّو بولتے ہیں اور نہ ہی صفر کے مہینے میں کوئی نحوست ہے۔ [بخاری: ۵۷۰۷]

نمبر ۴ | شادی میں غیر شرعی چیزوں اور فضول خرچی سے بچو: ◉ آج کل شادی بیاہ کے موقع پر کھانے کے لیے BUFFY SYSTEM کا رواج چل پڑا ہے، جس میں لوگ کھڑے کھڑے بلکہ چلتے ہوئے کھاتے پیتے رہتے ہیں، حالاں کہ حدیث میں کھڑے کھڑے کھانے پینے سے بہت سختی کے ساتھ روکا گیا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہوکر پانی پینے سے منع کیا ہے۔ اس پر حضرت انس رضی اللہ عنہ کے شاگرد حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا کہ کھڑے ہوکر کھانا کیسا ہے؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ کھڑے ہوکر کھانا، کھڑے ہوکر پینے کے مقابلے میں اور بھی زیادہ بُرا اور گندہ عمل ہے۔ [مسلم: ۵۳۹۴] ◉ اسی طرح لوگ نکاح میں خوشی ظاہر کرنے کے لیے ناچ گانا اور بینڈ باجا وغیرہ چیزوں کا اہتمام کرتے ہیں، یہ ساری چیزیں شریعت کے خلاف اور حرام ہیں نیز اللہ اور اس کے رسول کو سخت ناپسند ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا ایک مقصد گانے باجے کے آلات کو مٹانا بھی تھا، چناں چہ ایک حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ نے مجھے ساری مخلوقات کے لیے رحمت و ہدایت کا سرچشمہ بنا کر بھیجا ہے اور مجھے حکم دیا ہے کہ میں ہر طرح کے باجوں، ڈھول تاشوں، نقّاروں اور سارنگی کو مٹادوں۔ [مسند احمد: ۲۲۲۱۸، عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ]

نمبر ۵ | ولیمے میں ہر طرح کے لوگوں کو ضرور شریک کریں: ◉ ولیمے کے لیے قرض لینا اور اپنی وسعت سے زیادہ خرچ کرنا منع ہے، نیز مال داروں کو دعوت دینے کے ساتھ ساتھ نیک لوگوں، علماء، حفاظ اور اس کے علاوہ مسکینوں اور غریبوں کو بھی ضرور دعوت دے، کیوں کہ جس دعوت میں صرف مال داروں کو دعوت دی جائے اور غریبوں کو شریک نہ کیا جائے، اسے بدترین کھانا قرار دیا گیا ہے، چناں چہ ایک حدیث میں ہے: بدترین کھانا اس ولیمے کا کھانا ہے جس میں مال داروں کو دعوت دی جائے اور غریبوں کو چھوڑ دیا جائے اور جس شخص نے دعوتِ ولیمہ قبول نہ کی، اس نے اللہ اور رسول کی نافرمانی کی۔ [بخاری: ۵۱۷۷، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ] ◉ صرف دکھلاوے اور فخر کے طور پر اور ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کے لیے ولیمہ کرنا، اس میں ایسی آرائش و نمائش کرنا کہ سنت کا دور دور تک نام و نشان نہ ہو، ایسے کھانے سے بھی دور رہنا چاہیے، ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فخر اور دکھلاوا کرنے والوں کا کھانا کھانے سے منع فرمایا ہے۔ [ابو داؤد: ۳۷۵۴، عن ابن عباس رضی اللہ عنہما]

نمبر ۶ | بیوی کے حقوق: ◉ بیویوں کے بہت سے حقوق ہیں، جن میں سب سے پہلا حق مہر ہے، مہر ادا نہ کرنے پر حدیث میں بہت سخت وعید آئی ہے، چناں چہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کسی عورت سے نکاح کرے اور یہ نیت رکھے کہ اس کے مہر میں سے اسے کچھ نہیں دے گا، تو وہ زانی ہوکر مرے گا۔ [کنز العمال: ۴۴۷۰۶]

◉ شوہر کے لیے دنیا میں بیوی سے بڑھ کر کوئی ہمدرد اور محسن نہیں ہے، وہ اس کے گھر کا انتظام سنبھالتی ہے، اس کے بچوں کی اچھی اور بہترین پرورش کرتی ہے، شوہر کے مال کی حفاظت کرتی ہے، شوہر کو چاہیے کہ بیوی کے ساتھ پیار و محبت والی زندگی گزارے، اس کی جائز ضروریات کو پورا کرنے کی کوشش کرے، اگر بیوی کی طرف سے کوئی غلطی اور کوتاہی ہوجائے، تو لعن طعن اور مار پیٹ کے بجائے درگذر سے کام لے، ایک حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عورت پسلی کی طرح ہے، اگر تم اس کو سیدھا کروگے، تو توڑ دوگے، لہٰذا (جیسے ٹیڑھی پسلیاں کام دے رہی ہیں) ان سے ان کے ٹیڑھے پن کے ساتھ فائدہ اٹھاتے رہو۔ [بخاری: ۵۱۸۴، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ] ◉ اپنے کاروبار، آفس یا کسی بھی ضرورت سے باہر جانا ہو تو واپس آنے پر سب سے مسکراتے ہوئے چہرے کے ساتھ ملیں۔ آج کل اس مصروفیت والے دور میں اکثر ایسا ہوتا ہے کہ اکثر و بیشتر لوگ دن بھر گھر سے باہر رہتے ہیں اور دیر رات واپس آتے ہیں اور سوجاتے ہیں، یہ طریقہ ٹھیک نہیں ہے، اس سے زندگی پھیکی پڑ جاتی ہے، حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا یہ معمول تھا کہ وہ روزانہ عصر کے بعد اپنی ہر ایک بیوی کے گھر جاتے اور ان سے ملاقات فرماتے۔ [بخاری: ۵۲۶۸، عن عائشہ رضی اللہ عنہا]

نمبر ۷ | شوہر کے حقوق: ◉ بیوی اپنے شوہر کی غیر موجودگی میں خود اپنی حفاظت کرے، کبھی کسی گناہ میں مبتلا نہ ہو اور شوہر کے مال و سامان کی حفاظت کرے۔ حدیث شریف میں ہے کہ ”بیوی اپنے شوہر کے گھر کی نگہبان ہے“۔ [بخاری: ۸۹۳، عن ابن عمر رضی اللہ عنہما] ◉ اللہ تعالیٰ نے شوہر کو بڑا مرتبہ عطا فرمایا ہے، اس لیے شوہر کو راضی اور خوش رکھنا عبادت اور ثواب کا کام ہے اور اس کو ناخوش اور ناراض کرنا بہت بڑا گناہ ہے، اس لیے بیوی کو چاہیے کہ جائز کاموں میں شوہر کی اطاعت کرے، ایک حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو عورت اس حال میں مرے کہ اس کا شوہر اس سے راضی ہو، وہ جنت میں جائے گی۔ [شعب الایمان: ۸۷۴۴، عن ام سلمہ رضی اللہ عنہا]

نمبر ۸ | ماں باپ، بہو اور ساس سسر کے حقوق: ◉ نکاح ہوجانے کے بعد بیوی اپنے ماں باپ، بھائی بہن اور پورا خاندان چھوڑ کر اپنے شوہر کے گھر آتی ہے، اس گھر میں اس کے لیے ہر شخص اجنبی ہوتا ہے، لہٰذا شوہر کے گھر والوں کو چاہیے کہ وہ بہو کے ساتھ اچھا برتاؤ کریں اور بہو کے لیے بھی ضروری ہے کہ جب تک خسر اور ساس زندہ رہیں، ان کی خدمت کرے اور اس میں اپنی عزت سمجھے اور جب میکہ جائے، تو اپنے ماں باپ کی خدمت اور جائز کاموں میں ان کی اطاعت و فرماں برداری کرتی رہیں، کیوں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ تمھاری جنت اور دوزخ ہیں۔ [ابن ماجہ: ۳۶۶۲، عن ابی امامہ رضی اللہ عنہ] ◉ یعنی اگر تم ماں باپ کی خدمت کرکے ان کو راضی رکھوگے، تو جنت پالوگے اور اگر ان کی نافرمانی کرکے انھیں ناراض کروگے، تو پھر تمھارا ٹھکانا دوزخ میں ہوگا۔ لہٰذا لڑکا اور لڑکی دونوں شادی کے بعد ماں باپ کا خاص خیال رکھے۔

نمبر ۹ | میاں بیوی کے تعلقات کے بارے میں: ◉ شوہر کو چاہیے کہ نئی نویلی دلہن کے ساتھ پیار و محبت بھری بات کرکے اس کی اجنبیت کو ختم کرے اور اس کو اپنی طرف مائل کرے۔ حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ میاں بیوی آپسی تعلقات کے وقت کچھ چیزوں کا خاص خیال رکھیں: اپنے کمرے کو صاف ستھرا اور خوشبو سے معطر رکھیں، دعا پڑھیں، اگر یاد نہ ہو، تو بسم اللہ پڑھ لیں، چادر اوڑھ لیں، باوضو رہیں، اور کسی سے اس کا تذکرہ نہ کریں۔

نمبر ۱۰ | اولاد کے حقوق: ◉ ماں باپ کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ بچوں کو دینی تعلیم دیں، ان کی بہترین تربیت کریں اور ان کے اندر آخرت کی فکر پیدا کریں، قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: تم اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو (جہنم کی) آگ سے بچاؤ، جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہوں گے۔ [سورۂ تحریم:۶] ◉ اولاد کے حق میں اللہ سے دعائیں مانگتے رہیے، ماں اپنے بچے کو دودھ پلائے، ماں کے دودھ میں بچے کے لیے نہ صرف بھرپور وٹامینز ہیں، بلکہ اس کی ہر ہر بوند میں بے مثال طاقت اور بچے میں پیدا ہونے والی بیماریوں سے لڑنے کی بھرپور قوت ہوتی ہے، بچے کو دودھ پلانے سے ماں ذہنی بیماریوں اور کینسر جیسے خطرناک امراض سے بچ جاتی ہے، قرآن میں بچوں کو دودھ پلانے کی ترغیب دی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اور مائیں اپنے بچوں کو پورے دو سال تک دودھ پلائیں۔ [سورۂ بقرہ:۲۳۳] ◉ لہٰذا آج کل دیکھا گیا ہے کہ مائیں بچوں کا دودھ بہت جلدی بند کر دیتی ہیں، اس کی وجہ سے وہ اپنے بچے پر ظلم کرتی ہیں، پاؤڈر والے اور جانور کے دودھ سے ماں کا دودھ کئی درجہ بہتر ہے، جو قدرتی ہے اور خاص انسانوں کے لیے بنایا گیا ہے، جس سے بچہ پوری زندگی تندرست رہتا ہے اور اس کا دماغ بھی بہترین بنتا ہے۔

قرآن و حدیث کی روشنی میں نکاح کے عنوان پر بتائی ہوئی باتوں کا خلاصہ:

اس میں ◉ پہلی بات یہ بتائی گئی کہ نکاح میں مشغول ہونا نفلی عبادتوں سے بھی بڑھ جاتا ہے، نکاح تمام انبیاء کی سنت ہے، نکاح سنت کے مطابق مسجد میں جمعہ کے دن کرنا چاہیے۔ ◉ دوسرا اہم پیغام یہ دیا گیا کہ نکاح کی وجہ سے آدمی بہت سے گناہوں سے بچ جاتا ہے اور پُرسکون زندگی نصیب ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ نکاح کی برکت سے نکاح کرنے والے کو مال دار بنادیتا ہے، وسعت (ساری چیزیں ہونے) کے باوجود نکاح نہ کرنے والے کو اللہ کے رسول ﷺ نے شیطان کا بھائی قرار دیا ہے۔ ◉ تیسری خبر یہ دی گئی کہ نکاح کی مجلس میں دو شرعی گواہوں کی موجودگی میں لڑکا اور لڑکی کی طرف سے ایجاب و قبول ہونا ضروری ہے، ورنہ نکاح صحیح نہیں ہوگا۔ ◉ چوتھی نصیحت یہ کی گئی کہ شادی کے موقع پر کھڑے کھڑے کھانے پینے، ناچ گانے اور بینڈ باجے وغیرہ سے بچنا ضروری ہے۔ ◉ پانچویں ہدایت یہ دی گئی کہ ولیمے میں مال داروں کو دعوت دینے کے ساتھ ساتھ نیک لوگوں، علماء، حفاظ اور غریبوں و مسکینوں کو ضرور دعوت دینا چاہیے۔ ◉ چھٹا درس شوہر کو یہ دیا گیا کہ وہ بیوی کو اس کا مہر ادا کرے، اس کی جائز ضروریات کو پورا کرنے کی کوشش کرے، اس سے کوئی غلطی ہوجائے، تو درگذر سے کام لے اور رات کو گھر جلدی آکر اسے وقت دے۔ ◉ ساتواں سبق بیوی کو یہ دیا گیا کہ وہ اپنے شوہر کی غیر موجودگی میں خود اپنی حفاظت کرے، کبھی کسی گناہ میں مبتلا نہ ہو، شوہر کے مال وسامان کی حفاظت کرے اور جائز کاموں میں اس کی اطاعت کرے۔ ◉ آٹھویں نصیحت یہ کی گئی کہ شوہر کے گھر والوں کو چاہیے کہ وہ بہو کے ساتھ اچھا برتاؤ کریں اور بہو کے لیے بھی ضروری ہے کہ وہ اپنے خسر اور ساس کی خدمت کرے اور جب میکہ جائے، تو اپنے ماں باپ کی خدمت کرے۔ ◉ نویں بات یہ بتائی گئی کہ میاں بیوی آپسی تعلقات کے وقت چادر اوڑھ لیں، دعا پڑھیں اور تنہائی کی باتیں دوسروں کو نہ بتائیں۔ ◉ دسواں پیغام یہ دیا گیا کہ ماں باپ بچوں کی اچھی تعلیم و تربیت کریں اور ماں اپنے چھوٹے بچے کو دودھ ضرور پلائے، اس سے بچہ پوری زندگی تندرست رہتا ہے اور اس کا دماغ بھی بہترین بنتا ہے۔

۲ | نکاح

نمبر۱ | نکاح کرنا انبیاء کی سنت ہے: نکاح انسان کی ایک فطری ضرورت ہے، اس میں بہت سارے دین ودنیا کے فائدے ہیں، یہی وجہ ہے کہ نکاح کا رواج شروع دن سے رہا ہے، اور یہ انبیاء علیہم السلام کی سنت بھی ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: حقیقت یہ ہے کہ ہم نے آپ سے پہلے بھی بہت سے رسول بھیجے ہیں اور انھیں بیوی بچے بھی عطا فرمائے ہیں۔ [سورۂ رعد:۳۸] اس آیت سے معلوم ہوا کہ انبیاء علیہم السلام نے شادیاں کی ہیں۔ لہٰذا نکاح ایک فطری ضرورت ہونے کے ساتھ انبیاء کی سنت بھی ہے۔

نمبر۲ | رشتہ طے کرنے میں دینداری کا خیال رکھیں: آج لوگ جب رشتے کا انتخاب کرتے ہیں، تو بہت ساری چیزوں کو دیکھتے ہیں، علم وفضل، مال ودولت، معاشرے میں مقام ومرتبہ، ایک دوسرے کا حسن وجمال، اور نہ جانے کن کن چیزوں پر نظر ڈالتے ہیں، مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رشتے کے انتخاب کے سلسلے میں اصل معیار دین داری کو بتایا ہے۔ حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: عورتوں سے چار وجوہات کی بنا پر شادی کی جاتی ہے، ایک اس کی دولت کو دیکھ کر، دوسرے اس کے خاندان کو دیکھ کر، تیسرے اس کے حسن وجمال کو دیکھ کر اور چوتھے اس کے دین کو دیکھ کر۔ پس تم دین دار عورت کے ساتھ شادی کر کے کامیاب ہو جاؤ۔ [ابو داؤد:۲۰۴۷، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ] لہٰذا رشتہ کرتے وقت سب سے پہلے دیکھنا چاہیے کہ جس سے رشتہ کیا جا رہا ہے وہ دین دار ہے کہ نہیں، اگر وہ دین دار ہے، تو اس سے نکاح کر لینا چاہیے۔

نمبر۳ | نکاح میں فضول خرچی سے بچو: آج ہر خوشی کے موقع پر فضول خرچی کرنے کا عام رواج بن چکا ہے اور شادی کے موقع پر تو بے تحاشہ مال خرچ کرتے ہیں، دعوت ولیمہ کرنا بے شک مسنون ہے، مگر اس میں فضول خرچی کرنا بالکل غلط ہے، ہم لوگ اپنے گھروں کی سجاوٹ میں اتنا مال ضائع کر دیتے ہیں کہ جس کو اگر اچھی جگہ استعمال کیا جائے، تو دین کا بہت بڑا کام ہو سکتا ہے، مگر لوگ اس کو نہیں سمجھتے۔ بے جا سجاوٹ میں مال صرف کرنا نہ صرف فضول خرچی ہے، بلکہ اللہ کے دیے ہوئے مال ودولت کی ناقدری بھی ہے، اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ۲۲ر جگہوں پر مختلف انداز میں فضول خرچی سے بچنے کی ہدایت دی ہے۔ ایک جگہ ارشاد ہے: اپنے مال کو بے ہودہ کاموں میں نہ اڑاؤ، یقین جانو کہ جو لوگ بے ہودہ کاموں میں مال اڑاتے ہیں، وہ شیطان کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے پروردگار کا بڑا ناشکرا ہے۔ [سورۂ اسراء:۲۶، ۲۷] نیز قیامت کے دن ہر شخص کو حساب دینا پڑے گا کہ اللہ نے اس کو جو دولت عطا کی تھی، اس کو کہاں صرف کیا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن انسان کے قدم اپنے رب کے سامنے سے اس وقت تک نہیں ہٹ سکیں گے، جب تک کہ اس سے پانچ سوال نہ کر لیے جائیں۔ اس کی عمر کے بارے میں کہ اس کو کہاں ختم کیا، اس کی جوانی کے بارے میں کہ اس کو کہاں گنوایا، مال کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا اور اپنے علم پر کتنا عمل کیا؟ [ترمذی:۲۴۱۶، عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ] حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ

سب سے بابرکت نکاح وہ ہے جس میں خرچ کم سے کم ہو۔ [مسند احمد:۲۴۵۲۹] ◉ لہٰذا ہم غور کریں کہ جب اللہ اس دن ہم سے ہماری دولت کے بارے میں سوال کرے گا، تو ہم کیا جواب دیں گے!!!

نمبر ۴ | نکاح میں سب سے بد ترین رسم جہیز کا لین دین ہے : ◉ نکاح میں سب سے بد ترین رسم جہیز کا لین دین ہے، علماء نے لکھا ہے کہ نکاح کے موقع پر لڑکے یا لڑکی والے کی طرف سے مہر کے علاوہ کسی اور چیز کا مطالبہ کرنا اور اس کا لینا دینا رشوت ہے اور رشوت شریعت میں حرام ہے۔ [شامی ۲/ ۵۰۳، باب المہر] ◉ جہیز ہی وہ لعنت ہے جس کی وجہ سے آج ہمارے معاشرے میں لڑکیوں کو ایک بوجھ سمجھا جانے لگا ہے، جہیز کا سامان نہ ہونے کی بنا پر غریب بچیوں کی شادی نہیں ہو پا رہی ہے اور وہ سسک کر زندگی گزار رہی ہیں، لڑکے والے صرف امید ہی نہیں رکھتے بلکہ پوچھتے بھی ہیں کہ جہیز کتنا ملے گا؟ ورنہ ہم رشتہ نہیں کریں گے اور جہیز میں گاڑی، پلنگ، فریج اور فرنیچر وغیرہ کا مطالبہ کرتے ہیں۔ اسی معاشرتی بگاڑ کا نتیجہ ہے کہ غریب والدین کے لیے بچیوں کا نکاح کرنا وبال جان بن گیا ہے، پھر اس کی وجہ سے معاشرے میں جو بگاڑ پیدا ہوا ہے اور ہو رہا ہے، ان سے ہم سب واقف ہیں۔ بہر حال آج ضرورت ہے کہ جہیز کے اس رواج کو بلکہ شادی کے تمام رسم و رواج کو ختم کرنے کے لیے ہم سبھی لوگ آگے آئیں اور پوری قوت سے انھیں ختم کریں اور شادی کے اسلامی طریقے کو رواج دیں، جس میں ہر شخص کے لیے آسانی ہی آسانی ہے۔

نمبر ۵ | ولیمہ کی دعوت سنت ہے: ◉ کسی انسان کو مناسب رشتہ مل جانا اور نکاح کا ہو جانا؛ یقیناً اللہ تعالیٰ کی ایک بڑی نعمت اور خوشی کی بات ہے، اس لیے اس نعمت پر اللہ کا شکر اور اپنی خوشی کا اظہار ہونا چاہیے، اسی مقصد سے ولیمہ کو سنت قرار دیا گیا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ (کے جسم یا کپڑے) پر (زعفران کا) زرد نشان دیکھا، تو ان سے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ انھوں نے کہا کہ میں نے ایک عورت سے شادی کر لی ہے اور کھجور کی ایک گٹھلی کے وزن کے برابر سونا اس کا مہر مقرر کیا ہے۔ آپ نے فرمایا: اللہ تمھیں مبارک کرے، ولیمہ کی دعوت کرو، اگرچہ ایک بکری ہی ذبح کر کے سہی!۔ دعوت ولیمہ میں صرف مال دار لوگوں کو ہی بلانا اور ان ہی کو دعوت دینا بہت برا ہے، بلکہ اس دعوت میں غریب لوگوں کو بھی شریک کرنا چاہیے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس ولیمہ کا کھانا بہت برا ہے جس میں صرف امیروں کو بلایا جائے اور ضرورت مند غریبوں کو چھوڑ دیا جائے۔ [بخاری: ۵۱۷۷، عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ]

نمبر ۶ | مہر بیوی کا حق ہے، جس کو خوش دلی سے ادا کرنا اللہ کا حکم ہے : ◉ اسلام نے شوہر کے ذمے بیوی کے کئی حقوق واجب کیے ہیں، جن میں سے ایک بڑا حق مہر ادا کرنا بھی ہے، قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اور عورتوں کو اُن کے مہر خوشی سے دیا کرو۔ [سورۂ نساء: ۴] ◉ اور ایک حدیث میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدایت دی تھی کہ میں ایسی عورت کو اُس کے شوہر کے حوالے نہ کروں کہ جسے اپنے مہر میں سے کچھ بھی نہ ملا ہو۔ [معجم صغیر: ۱۰۸] ◉ اس کے علاوہ اور بھی کئی احادیث ہیں، جن میں نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مہر ادا

کرنے کی تاکید فرمائی ہے؛لہٰذا جن شوہروں نے ابھی تک اپنی بیویوں کو مہر ادا نہیں کیا ہے ،وہ جلد سے جلد اُسے ادا کرنے کی کوشش کریں اور مہر کے سلسلے میں بُری نیت سے بچیں کیوں کہ ایک حدیث میں رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے کسی عورت سے نکاح کیا، مہر بھی متعین کیا لیکن دل میں ادا کرنے کی نیت نہیں ہے ،تو وہ زانی ہے۔[سنن کبریٰ للبیہقی: ۱۴۲۸۷، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ] ◉ اس حدیث میں کتنی سخت وعید بیان کی گئی ہے،اس لیے مہر کے سلسلے میں ہماری نیت صاف ستھری ہونی چاہیے ،اور اللہ کا حکم سمجھ کر اسے ادا کرنا چاہیے۔

نمبر ۷ | شوہر کا درجہ: ◉ شوہر کا بیوی پر کتنا حق ہے، اس کا اندازہ حضور ﷺ کے اس ارشاد سے لگایا جا سکتا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر میں کسی کو کسی مخلوق کے لیے سجدے کا حکم کرتا، تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔[ترمذی: ۱۱۵۹] ◉ انسان سجدہ اسی کو کرتا ہے جو بڑا عظیم الشان اور بزرگ و برتر ہوتا ہے، اللہ کے علاوہ کسی کو سجدہ کرنا چوں کہ ناجائز اور حرام ہے، اسی لیے آپ نے بیویوں کو سجدے کا حکم تو نہیں دیا، مگر آپ ﷺ کا یہ انداز صاف بتا رہا ہے کہ عورت پر کسی کے نکاح میں آجانے اور اس کی بیوی بن جانے کی وجہ سے اللہ کے بعد سب سے بڑا حق اس کے شوہر کا ہو جاتا ہے، اسے چاہیے کہ اس کی فرماں برداری میں کوئی کمی نہ کرے۔ کسی کے حق کو بیان کرنے کے لیے اس سے زیادہ مؤثر اور کوئی انداز نہیں ہوسکتا، جو اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے شوہروں کے حقوق بیان کرنے کے لیے اختیار کیا ہے۔

نمبر ۸ | بچے کی پیدائش کے وقت کان میں اذان و اقامت کہنا سنت ہے: ◉ اولاد چاہے لڑکا ہو یا لڑکی ؛اللہ کی ایک عظیم نعمت اور بہت قیمتی تحفہ ہے ،اس پر اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے ،لہٰذا جب کسی کے یہاں بچہ کی پیدائش ہو؛ تو اُس کو چاہیے کہ بچے کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہے، چناں چہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ جب پیدا ہوئے، تو اللہ کے نبی ﷺ نے اُن کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہی تھی۔[شعب الایمان: ۸۶۲۰، عن ابن عباس رضی اللہ عنہما] ◉ ایک دوسری حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کے یہاں بچے کی پیدائش ہو ،تو وہ بچے کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہے،(ایسا کرنے سے) بچہ اُم الصبیان نامی بیماری سے محفوظ ہو جاتا ہے۔[شعب الایمان: ۸۶۱۹، عن حسین بن علی رضی اللہ عنہما] ◉ ام الصبیان بچوں کی ایک قسم کی بیماری ہے ،جو مِرگی کی طرح ہوتی ہے۔

نمبر ۹ | بچے کی طرف سے عقیقہ کرنا سنت ہے: ◉ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ہر بچہ اپنے عقیقہ کے عوض رہن ہے (یعنی آفتوں سے اُس کی سلامتی عقیقہ کرنے پر موقوف ہے، لہٰذا پیدائش کے) ساتویں دن اُس کی طرف سے جانور ذبح کیا جائے ،اسی روز اس کا نام رکھا جائے اور اس کا سر مونڈا جائے۔[ابو داؤد: ۲۸۳۸، عن سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ] ◉ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبیٔ کریم نے حسن (رضی اللہ عنہ) کی طرف سے عقیقہ میں ایک بکری ذبح کی اور فرمایا: اے فاطمہ! اِس کے بال اتروا دو اور بالوں کا وزن کر کے اُتنی ہی چاندی خیرات کر دو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اُن بالوں کو وزن کیا تو ایک درہم یا اس سے کچھ کم کے برابر ہوئے ،(اس کے برابر چاندی صدقہ

کر دی گئی)۔ [ترمذی:۱۵۱۹] ◉ عقیقہ کرنے سے بچہ بلاؤں اور آفتوں سے محفوظ ہوجاتا ہے،عقیقے کا گوشت رشتے داروں ،پڑوسیوں اور غریبوں میں تقسیم کرنے سے ان سب کی دعائیں بچے کوملتی ہیں ،اُن کے دلوں میں بچے کے لیے محبت پیدا ہوتی ہے،ایک دوسرے سے رابطہ ہوتا ہے ، بھائی چارگی کا پیغام ملتا ہے :لہٰذا ہم لوگوں کو بھی اپنے بچوں کا عقیقہ کرنا چاہیے۔

نمبر ۱۰ | ہر لڑکی کو سسرال میں رہنے کا طریقہ سیکھنا چاہیے: ◉ لڑکی جب بالغ ہوجاتی ہے، تو اس کے ماں باپ اس کی شادی کی فکر کرتے ہیں اور اچھا گھرانہ اور داماد تلاش کرکے اس کی شادی کر دیتے ہیں۔جس گھر میں وہ دلہن بن کر جاتی ہے، اسے سسرال کہا جاتا ہے، اب یہی لڑکی کا گھر ہے، یہیں اسے زندگی گزارنا ہے، اس لیے ہر لڑکی کو سسرال میں رہنے سہنے کا طریقہ اور سلیقہ سیکھنا چاہیے۔قرآن وحدیث میں ماں باپ ، بھائی، بہن، خالہ ، ماموں وغیرہ کے رشتوں کے ساتھ ساتھ سسرالی رشتوں؛ ساس،سسر ، دیور ، نند کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔جس سے ہمیں ہدایت ملتی ہے کہ جس طرح ہم پر اپنے ماں باپ کی عزت ، گھر کے بڑوں کا احترام اور بچوں اور چھوٹوں کے ساتھ شفقت کا معاملہ کرنا ضروری ہے، اسی طرح اپنے سسرالی رشتے داروں کے ساتھ بھی ادب و احترام اور محبت و شفقت کا معاملہ کرنا ضروری ہے۔ حدیث پاک میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑوں کی عزت نہ کرے ، وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ [ترمذی: ۱۹۱۹، عن انس رضی اللہ عنہ]

قرآن وحدیث کی روشنی میں نکاح کے عنوان پر بتائی ہوئی باتوں کا خلاصہ:

سب سے ◉ پہلی بات یہ بتائی گئی کہ نکاح کا رواج شروع دن سے رہا ہے اور یہ انبیاء علیہم السلام کی سنت بھی ہے۔ ◉ دوسرا اہم پیغام یہ دیا گیا کہ رشتہ طے کرتے وقت مال و دولت، خاندان اور خوبصورتی سے بھی زیادہ دین داری دیکھنی چاہیے۔ ◉ تیسری نصیحت یہ کی گئی کہ نکاح کے موقع پر فضول خرچی سے بچو، اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ۲۲ر جگہوں پر مختلف انداز میں فضول خرچی سے بچنے کی ہدایت دی ہے۔ ◉ چوتھا حکم یہ دیا گیا کہ نکاح میں سب سے بدترین رسم جہیز کا لین دین ہے ،اس سے بچنا چاہیے۔ ◉ پانچویں بات یہ بتائی گئی کہ نکاح کے بعد ولیمہ کرنا سنت ہے۔ ◉ چھٹا پیغام یہ دیا گیا کہ اسلام نے شوہر کے ذمے بیوی کے کئی حقوق واجب کیے ہیں، جن میں سے ایک بڑا حق مہر ادا کرنا بھی ہے۔ ◉ ساتویں نصیحت عورت کو یہ کی گئی کہ کسی کے نکاح میں آجانے کی وجہ سے اس پر اللہ کے بعد سب سے بڑا حق اس کے شوہر کا ہو جاتا ہے، لہٰذا اسے چاہیے کہ اس کی فرماں برداری میں کوئی کمی نہ کرے۔ ◉ آٹھویں ہدایت یہ دی گئی کہ بچے کی پیدائش پر اس کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہنا سنت ہے۔ ◉ نواں حکم یہ دیا گیا کہ بچے کی پیدائش پر ساتویں دن اس کی طرف سے عقیقہ کرو، کیوں کہ اس کی وجہ سے آفتوں اور مصیبتوں سے اس کی حفاظت ہوجاتی ہے۔ ◉ دسویں نصیحت یہ کی گئی کہ ہر لڑکی کو سسرال میں رہنے کا طریقہ سیکھنا چاہیے۔

۳ | نکاح

نمبرا | نکاح؛فطری خواہش پوری کرنے کا آسان راستہ ہے: ◉ اسلام نہ تو جنسی تسکین کے لیے مردوعورت کے درمیان کسی بھی طرح کے ناجائز وحرام تعلق کی اجازت دیتاہے اورنہ ہی جنسی تسکین کے جذبہ کوسرے سے منع کرتاہے، بلکہ اپنی عفت وپاکدامنی کی حفاظت اور توالد وتناسل کے لیے اسلام انسان کوایک درمیانی راہ اپنانے (یعنی نکاح کرنے) کا حکم دیتاہے، تاکہ اس کی عفت وعصمت بھی محفوظ رہے اورنسلوں کا سلسلہ بھی چلتارہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:اس کی(اللہ کی قدرت کی)نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ بھی ہے کہ اس نے تمھارے لیے تم ہی میں سے بیویاں پیدا کیں، تاکہ تم ان کے پاس جاکرسکون حاصل کرواور تمھارے درمیان محبت اور رحمت پیدا کردی۔ [سورۂ روم:۲۱]

نمبر ۲ | نکاح میں فضول رسموں اورفضول خرچی سے بچو: ◉ مال ودولت اللہ کی طرف سے ہمارے پاس امانت ہے،اس کو اللہ کی مرضی کے مطابق خرچ کرنا ضروری ہے، لیکن ہم عام زندگی میں فضول خرچی کرتے ہی ہیں، شادی کے موقع پر زیادہ ہی فضول خرچی اور اسراف سے کام لیا جاتاہے، بڑی تعداد میں مہمانوں کو دعوت دیتے ہیں، طرح طرح کے کھانے پکواتے ہیں، کچھ کھاتے ہیں اور کچھ پھیک دیتے ہیں،اور اب تو بہت سارے لوگ دولت کے گھمنڈ میں مہمانوں کو دور دراز علاقوں، حتیٰ کہ دوسرے ملکوں میں لے جاتے ہیں اور وہاں شادی کی پارٹی دیتے ہیں، یہ سب کام محض اپنی بڑائی ظاہر کرنے اور ایک دوسرے سے آگے بڑھ جانے کے جذبے کے تحت کیا جاتاہے، یہ سب فضول خرچی میں داخل ہے۔قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اپنے مالوں کو بے ہودہ کاموں میں مت اڑاؤ، یقین جانو کہ جولوگ بے ہودہ کاموں میں مال اڑاتے ہیں، وہ شیطان کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے پروردگار کابڑاناشکرا ہے۔ [سورۂ اسراء:۲۷] ◉ دوسری جگہ ارشاد ہے: کھاؤاور پیو اورفضول خرچی مت کرو، یادرکھو کہ اللہ فضول خرچ لوگوں کو پسند نہیں کرتا۔ [سورۂ اعراف:۳۱] ◉ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خوب کھاؤ، پیو، صدقہ کرو اور پہنو، مگرشرط یہ ہے کہ اسراف وفضول خرچی اور تکبر وگھمنڈ نہ ہو۔ [ابن ماجہ:۳۶۰۵،عن عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما]

نمبر ۳ | شادی کے موقع پر چھوہارے تقسیم کرنا سنت ہے: ◉ نکاح ایک خوشی کا موقع ہوتاہے،ایسے خوشی کے موقع پراسلام نے جائز حدود میں رہتے ہوئے خوشی کا اظہار کرنے کی اجازت دی ہے، نکاح کے بعد چھوہارے تقسیم کرناسنت ہے،چناں چہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی بعض عورتوں سے نکاح کیا،تو کھجور لٹائی تھی۔ [سنن کبریٰ بیہقی:۱۵۰۷۹] ◉ اگرمسجد کی بے ادبی وغیرہ کااندیشہ ہو،توچھوہارے لٹانے کے بجائے تقسیم کرنا بہتر ہے۔

نمبر ۴ | گانے اور میوزک سننے سے زمین میں دھنسنے اور پتھروں کی بارش کے عذاب میں مبتلا ہوسکتے ہیں: ◉ آج کل میوزک اور گانا اتنا عام ہوگیا ہے کہ کوئی محفل اورخوشی کا موقع گانے اور میوزک سے خالی نہیں ہوتا، اس کے بغیر توسارا مزہ پھیکا سمجھا جاتاہے۔شادی بیاہ میں بھی یہی حال ہے، ناچ گانے اور میوزک

کے بغیر شادی کو نامکمل اور ادھورا سمجھا جاتا ہے، حالاں کہ یہی چیز اللہ کی ناراضگی اور غصے کا سبب ہے۔ ◉ ایک حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے گناہ کے بہت سے کام ذکر کیے اور اس کی وجہ سے سخت ترین عذاب کی وعید سنائی، ان میں سے کچھ گناہ یہ بھی بتائے کہ جب لوگ اپنی بیوی کی فرماں برداری کریں اور اپنی ماں کی نافرمانی کریں اور دوستوں کو قریب کریں اور باپ کو دور کریں، گانے والیاں اور گانے باجے عام ہوجائیں، شرابیں پی جائیں، تو اس وقت سرخ آندھیوں، زلزلوں، زمین میں دھنسائے جانے، شکلیں بگاڑ دیے جانے اور پتھر برسنے کا انتظار کرو اور دوسری نشانیوں کا انتظار کرو جو اس طرح پے درپے آئیں گی، جیسے کوئی ہار کاٹ دیا جائے اور اس کے دانے پے در پے گریں۔ [ترمذی:۲۲۱۱، عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ]

نمبر ۵ | بیوی کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے والا سب سے اچھا انسان اور کامل مومن ہے: ◉ انسان اپنے اخلاق کی وجہ سے اچھا یا بُرا ہوتا ہے، جن کے اخلاق اچھے ہوں گے، وہ شریف اور اچھا انسان کہلائے گا اور جن کے اخلاق بُرے ہوں گے تو وہ بُرا آدمی کہلائے گا۔ ہر آدمی کا اپنی بیوی کے ساتھ زندگی میں زیادہ واسطہ پڑتا ہے، اس لیے جب آدمی اپنی بیوی کے ساتھ اچھا برتاؤ کرتا ہے، تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ وہ اچھے اخلاق والا آدمی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سب سے بہترین وہ لوگ ہیں، جو اپنی بیویوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرتے ہیں۔[ترمذی:۱۱۶۲، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ] ◉ ایک حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مسلمانوں میں سب سے کامل ایمان والا وہ ہے، جس کے اخلاق اچھے ہوں اور بیوی بچوں اور دوسرے گھر والوں کے ساتھ لطف و محبت کا معاملہ کرتا ہو۔ [ترمذی: ۲۶۱۲ عن عائشہ رضی اللہ عنہا]

نمبر ۶ | شوہر کو بیوی کے کاموں میں بھی ہاتھ بٹانا چاہیے: ◉ شوہر پر بیوی کے بڑے احسانات ہیں، وہ نو مہینے اس کے بچے کو پیٹ میں رکھتی ہے پھر تکلیف کے ساتھ اس کے بچے کو جنم دیتی ہے اور پھر پیدا ہونے کے بعد اس کے بچے کو دودھ پلاتی ہے اور تربیت کرتی ہے، گھر کے کاموں کو انجام دیتی ہے اور شوہر کے مال واسباب کی نگرانی کرتی ہے، اس کے علاوہ اور بھی دوسرے کام کرتی ہے؛ لہٰذا شوہر کو اس کے کاموں میں بھی ہاتھ بٹانا چاہیے، ہمارے نبی ﷺ بھی گھر کے کام کرلیا کرتے تھے؛ چناں چہ حضرت عروہ رحمۃ اللہ علیہ نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ جب رسول اللہ ﷺ آپ کے یہاں تشریف فرما ہوتے، تو کیا کام کرتے تھے؟ تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا کہ آپ ﷺ اپنے کپڑے خود سی لیتے اور اپنا جوتا درست کرلیتے تھے اور دوسرے وہ تمام کام کرتے تھے، جو کام دوسرے لوگ اپنے گھروں میں کرتے ہیں۔[مسند احمد: ۲۴۹۰۳]

نمبر ۷ | شوہر کو خوش رکھنے کا بدلہ جنت ہے: ◉ جس حدیث میں کسی خاص عمل پر جنت کی خوش خبری دی جائے، تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ یہ عمل اللہ کو محبوب ہے، اس کا صلہ جنت ہے اور اس کا کرنے والا جنتی ہے، چناں چہ ایک حدیث میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو عورت اس حالت میں دنیا سے جائے کہ اس کا شوہر اس سے راضی اور خوش ہو، تو وہ جنت میں جائے گی۔ [ترمذی: ۱۱۶۱] ◉ ایک دوسری روایت میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عورت جب پانچوں وقت کی نماز پڑھے، رمضان کے

روزے رکھے، اپنی عزت وآبرو کی حفاظت کرے اور شوہر کی فرماں بردار رہے، تو پھر (اسے حق ہے کہ) وہ جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہوجائے۔ [حلیۃ الاولیاء لابی نعیم:۱۱۰۴، عن انس رضی اللہ عنہ] ◉ اس حدیث میں خاص طور سے یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ اس میں بیوی کے لیے شوہر کی اطاعت کو نماز، روزہ اور زنا سے حفاظت کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے، اس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ شریعت کی نگاہ میں جس طرح ان ارکان وفرائض کو ادا کرنا اہم ہے، ایسے ہی شوہر کی فرماں برداری کرنا اور اس کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آنا بھی اہم ہے۔

نمبر ۸ | بچوں کی دینی واخلاقی تربیت کرنا؛ والدین کی سب سے بڑی ذمے داری ہے: ◉ اسلام نے ماں باپ پر بچوں کے تعلق سے جو ذمے داریاں ڈالی ہیں، ان میں سب سے بڑی ذمے داری یہ ہے کہ ان کی دینی تعلیم وتربیت کی فکر کریں، یہ بہت ہی اہم ذمے داری ہے، جس میں ذرا سی غفلت بچے کے مستقبل کے لیے بڑے خطرے کی بات ہوسکتی ہے۔ اس بارے میں والدین نے اگر بچے کی دینی تعلیم وتربیت میں غفلت کی اور اس کے نتیجے میں بچہ بددین اور بداخلاق ہوگیا، تو والدین اس کے ذمہ دار ہیں اور اس کا گناہ ان ہی کو ہوگا اور آخرت میں اس بارے میں ان سے سوال ہوگا۔ لہٰذا اس سلسلے میں خاص فکر اور توجہ کی ضرورت ہے، اسی دینی تعلیم وتربیت کی اہمیت کے پیش نظر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے بچوں کو زبان کھولنے کے بعد سب سے پہلے کلمہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہلواؤ۔ [شعب الایمان، ۸۶۴۹، عن ابن عباس رضی اللہ عنہما] ◉ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سب سے پہلے بچوں کو توحید یعنی اللہ تعالیٰ کے ایک ہونے کی تعلیم دینا ضروری ہے پھر آہستہ آہستہ اسلام کی دوسری بنیادی باتیں سکھائی جائیں، اگر شروع ہی سے اس طرح تربیت ہوگی، تو بڑا ہونے کے بعد ان کی تربیت اور آسان ہوجائے گی۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ حضور ﷺ سے صحابۂ کرام نے پوچھا کہ یارسول اللہ! یہ تو ہمیں معلوم ہے کہ اولاد پر باپ کے کیا حقوق ہیں، مگر خود باپ پر اولاد کے کیا حقوق ہیں؟ آپ نے فرمایا: ان پر حق یہ ہے کہ بچے کا اچھا نام رکھے اور ان کی اچھی تربیت کرے۔ [شعب الایمان:۸۶۵۸] اور ایک روایت میں ہے کہ جب وہ بالغ ہوجائے، تو اس کی شادی کرادے، اس کی شادی نہیں کرائی اور وہ گناہ میں مبتلا ہوگیا، تو اس کا گناہ باپ پر ہوگا۔ [شعب الایمان:۸۶۶۶، عن ابن عباس رضی اللہ عنہما] ◉ ترمذی شریف میں ایک روایت ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی باپ نے اپنی اولاد کو اچھے آداب سکھانے سے بہتر کوئی تحفہ نہیں دیا۔ [ترمذی:۱۹۵۲، عن عمرو بن سعید رضی اللہ عنہ] ◉ ابن ماجہ میں ایک حدیث ہے: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنی اولاد کا اکرام کرو (یعنی ان کو امانت سمجھ کر ان کی قدر کرو اور ان کو بوجھ نہ سمجھو) اور ان کو اچھا ادب سکھاؤ۔ [ابن ماجہ:۳۶۷۱]

نمبر ۹ | ساس اور خسر کا ادب واحترام کرو: ◉ ساس اور خسر کا ادب ہر حال میں اپنے والدین کی طرح کرو، ہر وقت ان کو خوش رکھنے کی کوشش کرو چاہے تم کو تکلیف ہو یا راحت، ان کی مرضی کے خلاف ایک قدم بھی نہ چلو۔ زبان سے کوئی ایسا لفظ مت نکالو جس سے ان کو تکلیف ہو۔ جب اُن سے کوئی بات کرو، تو ایسے الفاظ استعمال کرو جو بزرگوں کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں، ساس تم کو اگر کسی معاملہ میں تنبیہ کرے تو خاموشی سے سن لو۔ پلٹ کر جواب نہ دو، اگر کوئی کام کرنے کے لیے دوسرے سے کہے، تو تم آگے بڑھ کر اسے انجام دے دو۔ خسر کو جب خطاب کرنا ہو، تو اس طرح مخاطب کرو جیسے اپنے بزرگوں کو خطاب کرتے ہو۔ جہاں تک ہوسکے ان کے آرام و

راحت کی کوشش کرتی رہو۔ کسی ضرورت سے باہر جانا ہو، تو اپنے شوہر یا خسر یا ساس سے اجازت لے کر جاؤ، اجازت دیں تو جاؤ، ورنہ مت جاؤ۔شوہر کو بھی چاہیے کہ اپنے خسراور ساس کا ادب واحترام کرے، اُن کا خیال رکھے اور ان کو اپنے ماں باپ کی طرح سمجھے۔

نمبر ۱۰ | گھر کے کام خود کریں : ◉ رسول اللہ ﷺ کی نیک بیویاں اور پاکیزہ بیٹیاں اور صحابیات رضی اللہ عنہن گھریلو کاموں کو مکمل طور پر انجام دیتی تھیں اور اپنے شوہروں کے گھروں کی رانی بن کرعزت کی زندگی گزارتی تھیں۔ ان کی زندگی تمام عورتوں کے لیے نمونہ ہے، اس لیے ہرعورت کو ان کی زندگیوں کا مطالعہ کرنا چاہیے اور ان کی راہ پر چلنے والی خاندان کی بڑی بوڑھی عورتوں سے گھر چلانے کا فن سیکھنا چاہیے۔حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا جو رسول خدا ﷺ کی پیاری بیٹی اور جنت کی عورتوں کی سردار ہیں۔ ہمیشہ گھر کے کام کاج اپنے ہاتھ سے کرتیں اور کبھی گھر کی چار دیواری کو انھوں نے اپنے لیے تنگ نہ سمجھا، نہ گھریلو کاموں میں کبھی ذلت محسوس کی، مبارک ہاتھوں سے چکی پیستیں، مشک سے پانی بھر کر لاتیں ، گھر میں جھاڑو دیتیں اور کھانا تیار کرتیں،لہٰذا عورتیں اپنے گھر کے کام انجام دیں۔

قرآن وحدیث کی روشنی میں نکاح کے عنوان پر بتائی ہوئی باتوں کا خلاصہ:

اس خطبے میں ◉ پہلا سبق یہ بتایا گیا کہ نکاح عفت و پاکدامنی اور نسل بڑھانے کا ذریعہ ہے۔ ◉ دوسرا پیغام یہ دیا گیا کہ نکاح میں سادگی اختیار کرو ،اِس موقع پر بے ہودہ کاموں میں مال مت اڑاؤ کیوں کہ بے ہودہ کاموں میں مال اڑانے والے شیطان کے بھائی ہوتے ہیں۔ ◉ تیسری بات یہ بتائی گئی کہ شادی کے موقع پر چھوہارے تقسیم کرنا سنت ہے، لیکن اگر مسجد کی بے ادبی وغیرہ کا اندیشہ ہو، تو چھوہارے لٹانے کے بجائے تقسیم کرنا بہتر ہے۔ ◉ چوتھی نصیحت یہ کی گئی کہ گانا بجانا اور سننا حرام ہے اور خاص طور پر شادی بیاہ کے موقع پر یہ چیز عام ہو جاتی ہے، لہٰذا اس برے کام سے بچنا چاہیے۔ ◉ پانچویں بات یہ بتائی گئی کہ بیوی کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آئے، حدیث میں ایسے شخص کو کامل ایمان والوں میں سے شمار کیا گیا ہے۔ ◉ چھٹی چیز یہ بتائی گئی کہ شوہر کو چاہیے کہ گھر کے کاموں میں بیوی کی مدد بھی کرلیا کرے، اس کو گھر کی نوکرانی نہ سمجھے۔ ◉ ساتویں نصیحت یہ کی گئی کہ بیوی کو چاہیے کہ نماز، روزہ اور دوسری عبادتوں کے ساتھ شوہر کی فرماں برداری کرے اور اس کے سامنے اچھے اخلاق سے پیش آئے۔ ◉ آٹھویں بات یہ بتائی گئی کہ والدین اپنے بچوں کے لیے دینی واخلاقی تربیت کا انتظام کریں اور اس میں ذرہ برابر بھی غفلت سے کام نہ لیں کیوں کہ اس میں تھوڑی سی غفلت بھی بچوں کے مستقبل کے لیے خطرے کی گھنٹی ثابت ہوسکتی ہے۔ ◉ نواں پیغام یہ دیا گیا کہ بیوی ؛سسرالی رشتے داروں کا ادب واحترام کرے، اُن کے ساتھ محبت سے پیش آئے اور ان کے ساتھ نرم لہجہ میں گفتگو کرے ،اسی طرح شوہر بھی اپنے سسرالی رشتے داروں کا ادب واحترام کرے۔ ◉ دسویں بات یہ بتائی گئی کہ عورتیں گھر کے کام خود کریں، رسول اللہ ﷺ کی نیک بیویاں، پاکیزہ بیٹیاں اور صحابیات رضی اللہ عنہن گھریلو کاموں کو خود انجام دیتی تھیں۔

۴ | نکاح

نمبر ۱ | نکاح علی الاعلان مسجد میں کرنا مسنون ہے، اور دو گواہوں کا ہونا واجب ہے: ◉ نکاح سے پہلے بہتر ہے کہ لڑکا اور لڑکی یا ان کے گھر والے ایک دوسرے کو دیکھ لیں، تا کہ اس نئے رشتے پر ہر ایک کو اطمینان رہے، نکاح چوری چھپے نہیں کرنا چاہیے، بلکہ اس کا اعلان ہونا چاہیے، اسی لیے مسجد میں نکاح کرنا سنت ہے، تا کہ بستی یا محلے کے زیادہ سے زیادہ لوگ اس کو جان جائیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: اس نکاح کا اعلان کرو اور نکاح مسجد میں کرو۔ [ترمذی:۱۰۸۹، عن عائشہ رضی اللہ عنہا] ◉ نکاح سے پہلے خطبہ دینا بھی مسنون ہے، اس کے بعد لڑکا یا لڑکی دو گواہوں کی موجودگی میں نکاح کا ایجاب وقبول کر لیں۔ اسی طرح نکاح گواہوں کی موجودگی میں ہونا ضروری ہے، گواہی کے لیے چاہے دو مرد ہوں یا ایک مرد اور دو عورتیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو عورتیں اپنا نکاح گواہ کے بغیر چوری چھپے کر لیں، وہ زنا کرنے والی ہیں۔ [ترمذی: ۱۱۰۳، عن ابن عباس رضی اللہ عنہما]

نمبر ۲ | شادی کے موقعے پر بے جا خرچ کرنے سے بچو: ◉ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ سب سے بابرکت نکاح وہ ہے جس میں خرچ کم سے کم ہو۔ [مسند احمد: ۲۴۵۲۹] ◉ دعوت ولیمہ کرنا بے شک مسنون ہے، مگر اس میں فضول خرچی کرنا بالکل غلط ہے، شادی کو اسلام نے اتنا آسان بنایا ہے کہ ایک غریب آدمی بھی اس فریضے کو پوری سہولت کے ساتھ ادا کرسکتا ہے، مگر ہم لوگوں نے اپنے معاشرے میں غلط رسموں کو رواج دے کر شادی کو انتہائی مشکل بنا دیا ہے، اس میں اتنی فضول خرچی ہوتی ہے کہ شاید کسی اور موقع پر اتنی فضول خرچی ہوتی ہو۔ اس کا نقصان یہ ہوا کہ جو لوگ ان رسوم کو ادا کرنے کے لیے اخراجات برداشت نہیں کر سکتے، وہ اکثر قرض لینے پر مجبور ہوجاتے ہیں۔ اور عام طور پر لوگ بڑی دعوتوں کا انتظام اپنی شان اور بڑائی کو ظاہر کرنے کے لیے کرتے ہیں، حدیث میں ایسے لوگوں کی دعوت قبول کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کا کھانا کھانے سے منع فرمایا ہے جو (کھانا کھلانے میں) ایک دوسرے سے بڑھنے کا مقابلہ کرتے ہیں۔ [ابو داؤد: ۳۷۵۴] ◉ دوسری بات یہ ہے کہ نکاح کے موقع پر لڑکے کی طرف سے ولیمہ کی شکل میں دعوت کا انتظام کرنا مسنون ہے، مگر آج کل ہمارے معاشرے میں "بارات" کی شکل میں جو ایک رسم چل پڑی ہے، جس کے بغیر نکاح کو نامکمل سمجھا جاتا ہے، اس میں لڑکے والے؛ لڑکی والوں کے یہاں مہمانوں کی ایک بھیڑ جمع کر دیتے ہیں اور خواہ مخواہ لڑکی والوں پر بوجھ بن جاتے ہیں، یہ سراسر غیر اسلامی طریقہ ہے، جس کی اصلاح ضروری ہے، حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ ایک مال دار صحابی تھے، مگر جب انھوں نے شادی کی، تو کسی طرح کی بھیڑ جمع کرنے کا کوئی اہتمام نہیں کیا، حتی کہ حضور ﷺ کو بھی اطلاع دینے کی ضرورت نہیں سمجھی، اسلام نے نکاح کے معاملے کو کتنا آسان بنایا ہے۔

نمبر ۳ | ہلکی پھلکی چیزوں سے بھی ولیمہ کی دعوت ہوسکتی ہے: ◉ ولیمہ کے لیے ضروری نہیں ہے کہ کسی بڑی دعوت کا انتظام کیا جائے، بلکہ مختصر اور ہلکی پھلکی چیزوں سے بھی ولیمہ کی سنت پوری ہوسکتی ہے، چناں چہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی کسی بیوی کے نکاح پر ایسا ولیمہ نہیں کیا جیسا کہ حضرت زینب بنت

جحش رضی اللہ عنہا کے نکاح کے موقع پر کیا، پوری ایک بکری ذبح کر کے ولیمہ کیا۔[بخاری:۵۱۶۸] ◉ مطلب یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیوی زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے نکاح پر ایک پوری بکری ذبح کر کے ولیمہ کیا؛ مگر دوسری بیویوں کے نکاح پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے بھی مختصر اور ہلکے طور پر ولیمہ کیا۔ چناں چہ روایتوں میں آتا ہے کہ بعض بیویوں کے نکاح پر صرف دو سیر جو میں ولیمہ کر دیا اور بعض کے نکاح پر چند کھجوریں اور کچھ پنیر اور مکھن پر ولیمہ کیا۔ اس سے ہم اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ولیمے کی دعوت سنت تو ہے مگر اس دعوت کا انتظام بھی بہت آسان ہے۔

نمبر ۴ | بیوی کی اچھائیوں کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھنا چاہیے: ◉ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عورت کو پسلی کی ہڈی سے پیدا کیا گیا ہے، اور وہ تجھ سے کبھی سیدھی نہیں چل سکتی؛ لہٰذا اگر تو اس کے اندر ٹیڑھا پن ہوتے ہوئے اُس سے فائدہ اُٹھانا چاہتا ہے، تو اٹھالے اور اگر تو نے اُسے سیدھا کرنے کی کوشش کی، تو تو اسے توڑ دے گا اور اُس کا توڑنا طلاق ہے۔[مسلم:۱۴۶۸-۵۹] ◉ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت کی فطرت میں قدرتی طور پر ٹیڑھا پن ہوتا ہے، اس لیے کبھی اُس سے کوئی کوتاہی اور چوک ہوگئی، تو اُسے نظر انداز کرنا چاہیے اور اُس کو کوسنے کے بجائے اُس کی اچھائیوں اور خوبیوں کو سامنے رکھ کر ہنسی خوشی زندگی گزارنی چاہیے۔

نمبر ۵ | بیوی کے رشتے داروں کے ساتھ بھی اچھا برتاؤ کرنا چاہیے: ◉ عورت کے ماں باپ، بھائی بہن اور دوسرے رشتے دار؛ شوہر کے بھی رشتے دار ہوتے ہیں، لہٰذا جس طرح سے شوہر پر اپنے رشتے داروں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا ضروری ہے، اسی طریقے سے بیوی کے رشتے داروں کے ساتھ بھی صلہ رحمی اور اچھا معاملہ کرنا شوہر پر ضروری ہے، قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اپنے والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرو اور رشتے داروں کے ساتھ بھی۔[سورۂ نساء:۳۶]

نمبر ۶ | جائز کاموں میں شوہر کی فرماں برداری کرنا واجب ہے: ◉ بیوی پر سب سے پہلا حق شوہر کا ہے، اس لیے ہر جائز کام میں اس کی اطاعت اور فرماں برداری کرنا ضروری ہے۔ قرآن و حدیث نے مختلف انداز میں شوہر کے اس حق کو واضح فرمایا ہے، چناں چہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر کوئی شوہر اپنی بیوی کو حکم دے کہ وہ لال پہاڑ سے کالے پہاڑ پر اور کالے پہاڑ سے لال پہاڑ پر (پتھر) منتقل کرے تو بیوی کو ایسا کرنا چاہیے۔[ابن ماجہ: ۱۸۵۲، عن عائشہ رضی اللہ عنہا] ◉ دوسری حدیث میں نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: عورت جب پانچوں وقت کی نماز پڑھے اور رمضان کے روزے رکھے اور اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرے اور اپنے شوہر کی اطاعت کرے، تو وہ جنت کے دروازوں میں سے جس دروازے سے چاہے داخل ہوجائے۔[مجمع الزوائد:۷۶۳۵، عن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ]

نمبر ۷ | بچوں کے سامنے اپنا عملی نمونہ پیش کیجیے: ◉ بچے نفسیاتی طور پر اپنے ماں باپ کے طور طریقے، ان کے اخلاق و عادات اور ان کے اعمال و کردار سے بہت کچھ سیکھتے ہیں، وہ اگر نیک کام کریں گے، تو بچے نیک کام سیکھیں گے اور وہ برے کام کریں گے، تو بچے برائی کرنا سیکھیں گے۔ مثال کے طور ایک جھوٹ ہی کو لے لیجیے، ہم اگر جھوٹ بولیں گے، تو ہمارے بچے بھی جھوٹ بولنا سیکھیں گے۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ہم بچے کو بہلانے اور

پھسلانے کے لیے اپنے قریب بلاتے ہیں اور محض جھوٹ بول کر اس کو کچھ دینے کا اشارہ کرتے ہیں، حالاں کہ کچھ دینے کا ارادہ نہیں ہوتا، یہ بھی جھوٹ ہے، اس سے بچنا چاہیے۔حضرت عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر تشریف فرما تھے، میری والدہ نے مجھے بلایا اور کہا: یہاں آ، میں تجھے ایک چیز دوں گی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے کیا دینا چاہتی ہو؟ والدہ نے کہا: میں اس کو کھجور دینا چاہتی ہوں۔ آپ نے فرمایا: اگر تم اس کو کچھ نہ دیتیں، تو تمھارے اعمال نامے میں ایک جھوٹ لکھا جاتا۔ [ابوداؤد:۴۹۹۱]

نمبر ۸ | بچوں کے اخلاق شروع ہی سے درست کرنے کی کوشش کریں: ◉ اخلاق انسان کا زیور ہے، وہی انسان سب سے بڑا ہے، جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں، اسی لیے اسلام نے اخلاق پر بہت زیادہ زور دیا ہے۔ ایک حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: سچا پکا کامل ایمان والا وہ آدمی ہے، جس کے اخلاق سب سے اچھے ہیں۔ [ابوداؤد: ۴۶۸۲، عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ] ◉ نیز ایک حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: باپ اپنے بچے کو جو چیزیں تحفے میں دیتا ہے، ان میں سب سے افضل تحفہ اچھا ادب سکھا دینا ہے۔ [ترمذی:۱۹۵۲] ◉ اپنے بچوں کی شروع ہی سے اخلاقی تربیت کریں، اخلاق سے متعلق چھوٹی چھوٹی باتیں ان کو سکھائیں ، مثال کے طور پر کبھی غریبوں کو کچھ دینا ہو، تو کبھی کبھی بچوں کے ہاتھوں سے دلوائیں، اس سے بچوں کے اندر بھی غریبوں کے تعلق سے ہمدردی پیدا ہوگی۔ اور ہمیشہ بُرے اخلاق سے انھیں روکتے رہیں، اس میں ذرہ برابر کوتاہی نہ کریں، ورنہ آگے چل کر ان کے اخلاق کو درست کرنا بہت مشکل ہوگا۔

نمبر ۹ | سسرال والوں کے ساتھ پیار ومحبت سے رہیں: ◉ میاں بیوی کا رشتہ ایک ایسا رشتہ ہے کہ ساری عمر اسی میں بسر کرنا ہے ،اگر دونوں کا دل ملا ہوا ہے ،تو اس سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں،اس لیے جہاں تک ہوسکے بیوی اپنے شوہر اور اس کے گھر والوں کو خوش رکھنے کی کوشش کرے،جو کام ساس نندیں کرتی ہیں، اس کے کرنے سے شرم وعار نہ کرے بلکہ وہ کام ان سے لے کر خود کرے ،اگر سسرال میں کوئی بات ناگوار اور بری لگے تو میکے میں آکر چغلی نہ کرے،سسرال کی ذرا ذرا سی بات آکر ماں سے کہنا بری بات ہے، اس سے آپس میں لڑائی جھگڑے ہوتے ہیں ،جب تک ساس سسر زندہ رہیں،ان کی خدمت اور فرماں برداری کو اپنا اخلاقی فرض اور اس میں اپنی عزت سمجھنا چاہیے اور شوہر کو اس کے ماں باپ سے الگ کرنے کی کوشش نہیں کرنا چاہیے،چھوٹوں کے ساتھ شفقت اور محبت اور بڑوں کے ساتھ عزت واحترام کا معاملہ کرنا چاہیے۔نند، دیورانی، جٹھانی کے ساتھ اپنی بہنوں کی طرح برتاؤ کرو۔ چھوٹی ہوں تو چھوٹی بہنوں کی طرح برتاؤ کرو۔ جیسا برتاؤ ان کے ساتھ کروگی ویسا ہی برتاؤ وہ تمھارے ساتھ کریں گی۔آپس میں ایک دوسرے کی برائی نہ کرو۔ کسی میں کوئی عیب یا برائی دیکھو تو دوسرے سے اس کا ذکر نہ کرو۔ کسی کی برائی اس کے پیٹھ پیچھے کرنا غیبت ہے اور غیبت بہت بڑا گناہ ہے۔ غیبت ہی سے آپس میں لڑائی جھگڑے ہوتے ہیں۔بعض عورتیں کہہ دیتی ہیں کہ ہم غلط تھوڑی کہہ رہی ہیں! اس میں وہ برائی موجود ہے، یاد رکھو! غیبت تو نام ہی اسی کا ہے کہ کسی کی پیٹھ پیچھے اس میں موجود برائی کا ذکر کیا جائے اور اگر اس میں برائی نہیں ہے اور پھر کی جائے ،تو وہ بہتان ہے اور یہ غیبت سے بھی بڑا گناہ ہے۔ جو بچے بچیاں تمھارے خسر کی یا ان کے قریبی رشتہ داروں کی اولاد ہوں، ان کے ساتھ نہایت شفقت ومہربانی سے پیش آؤ۔ جو تمھیں پڑھنا لکھنا

آتا ہو، وہ ان کو سکھاتی رہو، اس سے بخل نہ کرو، اس سے تمھارا دل بھی بہلے گا اور ان کو بھی پڑھنا لکھنا آجائے گا۔

نمبر ۱۰ | سب لوگ ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کی کوشش کریں: ◉ اسلام نے ہر شخص پر ایک دوسرے کے کچھ حقوق اور ذمے داریاں رکھی ہیں، مثلاً: بیوی پر شوہر کا حق ہے، شوہر پر بیوی کا حق ہے، ماں باپ پر اولاد کے حقوق ہیں، اولاد پر والدین کے حقوق ہیں وغیرہ۔ ہر شخص اپنے حقوق اور اپنی ذمے داریوں کو ادا کرنے کی کوشش کرے، جب ہم ایسا کرنے لگیں گے، تو پھر گھر میں خود ہی سکون واطمینان اور آرام و راحت کا ماحول بنے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یاد رکھو! تم میں سے ہر ایک ذمے دار ہے اور تم سے اپنی ذمے داری کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ پس لوگوں کا حاکم ذمے دار ہے اور اس سے اس کی ذمے داری کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ آدمی اپنے گھر والوں کا ذمے دار ہے، اس سے ان کے بارے میں سوال کیا جائے گا، عورت اپنے شوہر کے گھر اور اس کی اولاد کی ذمے دار ہے اور اس سے اس کی ذمے داری کے بارے میں پوچھا جائے گا، غلام اپنے آقا کے مال کا ذمے دار ہے اور اس سے اس کے بارے میں سوال ہوگا۔ تو یاد رکھو، تم میں سے ہر ایک ذمے دار ہے اور اس سے اس کی ذمے داری کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ [مسلم:۴۸۲۸، عن ابن عمر رضی اللہ عنہما]

قرآن وحدیث کی روشنی میں نکاح کے عنوان پر بتائی ہوئی باتوں کا خلاصہ:

اس میں ◉ پہلا سبق یہ دیا گیا کہ مسجد میں نکاح کرنا مسنون ہے اور نکاح میں دو گواہوں کا ہونا واجب ہے۔ ◉ دوسرا پیغام یہ دیا گیا کہ نکاح میں سادگی اختیار کرو، اِس موقع پر بے ہودہ کاموں میں مت مال اڑاؤ؛ کیوں کہ بے ہودہ کاموں میں مال اڑانے والے شیطان کے بھائی ہوتے ہیں۔ ◉ تیسری بات یہ بتائی گئی کہ نکاح ایک نعمت ہے، اس نعمت کا شکرانہ اور خوشی کے اظہار کے لیے ولیمہ کی دعوت ضرور کرنی چاہیے اور ولیمہ کے لیے کسی بڑی دعوت کا ہونا ضروری نہیں ہے بلکہ مختصر اور ہلکی پھلکی چیزوں سے بھی ولیمے کی سنت پوری ہوسکتی ہے۔ ◉ چوتھی نصیحت یہ کی گئی کہ ہمیشہ بیوی کی اچھائیوں کو سامنے رکھنا چاہیے اور چھوٹی موٹی بھول چوک کو نظرانداز کر دینا چاہیے۔ ◉ پانچویں بات یہ بتائی گئی کہ شوہر کو بیوی کے ماں باپ، بھائی بہن اور دوسرے رشتہ داروں کے ساتھ بھی اچھا برتاؤ کرنا چاہیے، اس لیے کہ بیوی کے رشتے دار اب شوہر کے بھی رشتے دار ہیں۔ ◉ چھٹی چیز یہ بتائی گئی کہ عورت پر سب سے پہلا حق اس کے شوہر کا ہے، اس لیے ہر جائز کام میں اس کی اطاعت اور فرماں برداری کرنا واجب ہے۔ ◉ ساتواں پیغام یہ دیا گیا کہ بچوں کے سامنے اپنا عملی نمونہ پیش کرنا چاہیے، اگر والدین نیک کام کریں گے، تو بچے بھی نیک کام سیکھیں گے اس لیے کہ بچے والدین کے اخلاق و کردار سے بہت کچھ سیکھتے ہیں۔ ◉ آٹھویں بات یہ بتائی گئی کہ والدین اپنے بچوں کے لیے دینی واخلاقی تربیت کا انتظام کریں اور اس میں ذرہ برابر بھی غفلت سے کام نہ لیں؛ کیوں کہ اس میں تھوڑی سی غفلت بھی بچوں کے مستقبل کے لیے خطرے کی گھنٹی ثابت ہوسکتی ہے۔ ◉ نواں پیغام یہ دیا گیا کہ بیوی سسرالی رشتے داروں کا ادب واحترام کرے، اُن کے ساتھ محبت سے پیش آئے اور ان کے ساتھ نرم لہجہ میں گفتگو کرے۔ ◉ دسویں بات یہ بتائی گئی کہ گھر میں ہر شخص ایک دوسرے کے حقوق کو پہچانے اور ان کو ادا کرنے کی کوشش کرے۔

۵ | نکاح

نمبر ۱ | نکاح روحانی ترقی میں رکاوٹ نہیں بلکہ روحانی ترقی کا ایک ذریعہ ہے: ◉ کچھ مذہب والے یہ سمجھتے ہیں کہ نکاح روحانی زندگی کی ترقی میں زبردست رکاوٹ ہے، اس لیے وہ عورتوں سے دور رہ کر زندگی گزارتے ہیں اور اسی میں اپنی آخرت کی کامیابی سمجھتے ہیں، اسلام نے اس خیال کو بھی غلط قرار دیا۔ بخاری شریف کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ تین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کا حال معلوم کرنے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے گھر تشریف لائے، جب ان کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کے متعلق بتایا گیا، تو اسے ان لوگوں نے بہت کم سمجھا اور آپس میں کہنے لگے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں ہماری کیا حیثیت ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اگلے پچھلے تمام گناہ اللہ تعالیٰ نے معاف کر رکھے ہیں۔ پھر ان میں سے ایک نے کہا کہ میں ہمیشہ ساری رات نمازیں پڑھوں گا۔ دوسرے نے کہا کہ میں ہمیشہ دن میں روزے رکھا کروں گا اور افطار نہیں کروں گا۔ تیسرے نے کہا: میں عورتوں سے الگ رہوں گا اور کبھی نکاح نہیں کروں گا، اتنے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لے آئے، (آپ کو پوری بات بتائی گئی پھر) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا: کیا تم ہی لوگوں نے ایسا ایسا کہا ہے؟ کان کھول کر سن لو! اللہ کی قسم! میں تم سب لوگوں سے زیادہ اللہ سے ڈرتا ہوں اور میں تم سب لوگوں سے زیادہ پرہیز گار ہوں (اس کے باوجود) میں روزہ بھی رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں، نماز بھی پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اور نکاح بھی کرتا ہوں۔ سنو! جس نے میرے راستے سے ہٹ کر زندگی گزارنے کا ارادہ کیا، وہ ہم میں سے نہیں۔ [بخاری: ۵۰۶۳، عن انس رضی اللہ عنہ] ◉ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نکاح تقویٰ و پرہیز گاری، آخرت کی کامیابی اور انسان کی روحانی ترقی میں رکاوٹ نہیں، بلکہ وہ بھی اعلیٰ درجہ کی پرہیز گاری اور آخرت کی کامیابی کا ایک ذریعہ ہے۔

نمبر ۲ | مال و دولت کو ضائع اور برباد کرنا اللہ کو پسند نہیں ہے: ◉ انسان یہ سمجھتا ہے کہ مال و دولت یہ محض اس کی محنت کا نتیجہ ہے، اسی لیے شادی بیاہ اور دوسری تقریبات میں دل کھول کر فضول خرچی کرتا ہے، لیکن یاد رکھیے کہ انسان کا یہ خیال غلط ہے، مال و دولت کا ملنا محض اللہ کا فضل و کرم ہے، وہ جس کو چاہتا ہے بھر پور مال و دولت سے نواز دیتا ہے، گویا یہ مال و دولت اللہ کی طرف سے اس کے پاس امانت ہے، اسی لیے فضول کاموں میں مال اڑانا؛ اللہ کی نعمت کی ناقدری بھی ہے اور فضول خرچی بھی اور اللہ کو فضول خرچی سخت ناپسند ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: یاد رکھو کہ اللہ فضول خرچی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ [سورۂ اعراف: ۳۱] ◉ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمھارے لیے تین چیزوں کو ناپسند کیا ہے، قیل و قال (بے جا بحث و مباحثہ) کو، بے جا سوالات کو اور مال ضائع کرنے کو۔ [بخاری: ۱۴۷۷، عن مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ]

نمبر ۳ | کھڑے ہو کر کھانا پینا بہت برا ہے، کھانا بیٹھ کر کھانا سنت ہے: ◉ آج کل سب سے زیادہ ناپسندیدہ اور مکروہ طریقہ یہ چل پڑا ہے، جو اکثر شادی بیاہ کے موقع پر نظر آتا ہے کہ کھانے کے لیے (BUFFY SYSTEM) رکھا جاتا ہے، جس میں ٹیبل وغیرہ پر مختلف قسم کے پکوان سجا دیے جاتے ہیں اور دعوت میں آنے والے

لوگ وہاں آ کر کھڑے کھڑے بلکہ چلتے ہوئے کھاتے پیتے رہتے ہیں اور اسی کو فیشن اور ترقی کا ذریعہ سمجھتے ہیں، اس طرح کھڑے کھڑے یا چلتے ہوئے کھانا دراصل جانوروں کا طریقہ تھا، جس کو اب بہت سے انسان بھی اپنا رہے ہیں، یہ سراسر اسلامی تہذیب کے خلاف ہے، اس طریقے نے تو کھانے پینے کے بارے میں شریعت کی جتنی ہدایات تھیں، سب کو کچل کر رکھ دیا ہے، حدیث میں کھڑے کھڑے کھانے پینے سے بہت سختی کے ساتھ روکا گیا ہے۔حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پانی پینے سے منع کیا ہے۔ اس پر حضرت انس رضی اللہ عنہ کے شاگرد حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا کہ کھڑے ہو کر کھانا کیسا ہے؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: ذٰلِكَ أَشَرُّ وَأَخْبَثُ. یعنی کھڑے ہو کر کھانا، کھڑے ہو کر پینے کے مقابلے میں اور بھی زیادہ بُرا اور گندہ عمل ہے۔[مسلم: ۵۳۹۴] ◉ نیز نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اس طرح کھاتا ہوں جس طرح غلام کھاتا ہے اور اس طریقہ سے پیتا ہوں جس طرح غلام پیتا ہے۔[کنز العمال: ۴۰۸۰۷،عن انس رضی اللہ عنہ] ◉ اور ظاہر ہے کہ غلام اپنے مالک کے سامنے ایسے طریقہ پر کھاتا پیتا ہے کہ جس میں تکبر اور بڑائی کی تھوڑی سی بھی جھلک نظر نہیں آتی بلکہ تواضع پائی جاتی ہے اور یہ بیٹھ کر کھانے سے ہی حاصل ہو سکتی ہے، اسی لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر کھانا کھاتے تھے، لہٰذا معلوم ہوا کہ سنت طریقے کے مطابق بیٹھ کر کھانا کھانا شریفوں کی عادت ہے۔اِس لیے ہمیں بھی سنت کی اتباع کرتے ہوئے بیٹھ کر کھانا چاہیے۔

نمبر ۴ | شوہر پر بیوی کے کھانے، رہنے اور پہننے کا انتظام کرنا واجب ہے: ◉ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم پر بیویوں کا رزق اور اُن کا لباس اچھے طریقہ پر واجب ہے۔[مسلم: ۳۰۰۹،عن جابر رضی اللہ عنہ] ◉ حدیث میں رزق اور لباس سے مراد کھانے پینے، پہننے اوڑھنے اور رہنے کا انتظام کرنا ہے؛ لہٰذا شوہر کی ذمہ داری ہے کہ اپنی حیثیت کو سامنے رکھ کر بیوی کے لیے کھانے، پینے ، پہننے، اوڑھنے اور رہنے وغیرہ کا انتظام کرے اور کچھ جیب خرچ بھی اس کو دے، تاکہ وہ اُسے اپنی ضرورت کی چیزوں میں خرچ کر سکے، قرآن میں اللہ تعالیٰ نے شوہروں کو یہ حکم دیا ہے کہ وہ اپنی وسعت کے مطابق بیویوں پر خرچ کریں، چناں چہ قرآن میں ہے: ہر وسعت رکھنے والا اپنی وسعت کے مطابق خرچ دے۔[سورۂ طلاق: ۷]

نمبر ۵ | بیوی کی دینی تعلیم کا انتظام کرنا ضروری ہے: ◉ آج کے ماحول اور معاشرے میں ایجوکیشن اور دنیوی تعلیم کا رواج عام ہے، شہر ہو یا دیہات؛ کوئی جگہ اس سے خالی نہیں، لیکن دینی تعلیم کا اکثر و بیشتر علاقوں میں نام و نشان نہیں ہے، بیوی کے ساتھ سالوں بلکہ پوری زندگی گزر جاتی ہے، لیکن شوہر اس کی دینی تعلیم کی طرف توجہ نہیں دیتا، لہٰذا شوہر کی ذمہ داری ہے کہ اُس کی دینی تعلیم کا نظم کرے، چناں چہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین لوگ ایسے ہیں جن کو دوہرا ثواب ملتا ہے، (اُن میں سے) ایک شخص وہ ہے کہ جس کے پاس باندی ہو اور وہ اُسے اچھے آداب و اخلاق سکھائے اور اچھی تعلیم دے پھر اُسے آزاد کر کے اُس سے نکاح کر لے، تو اُس کے لیے دو اجر ہیں۔[بخاری: ۹۷،عن ابی بردہ عن ابیہ رضی اللہ عنہ] ◉ اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ جب باندی کو تعلیم دینے پر اجر و ثواب ہے، تو بیوی کو دینی تعلیم دینے پر اس سے زیادہ ثواب ملے گا، لہٰذا ہم اپنے اپنے گھروں میں دینی تعلیم کا نظم کریں۔

نمبر ۶ | شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے باہر نہ جانا: ◉ شوہر کا عورت پر ایک حق یہ ہے کہ وہ شوہر کی اجازت کے بغیر عام حالات میں گھر سے باہر نہ نکلے ،اس کے بارے میں بھی قرآن حدیث میں سخت تاکید وارد ہوئی ہے؛چناں چہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:اپنے گھروں میں ٹھہری رہا کرو اور (غیر مردوں کو) بناؤ سنگھار دکھاتی نہ پھرو جیسا کہ پہلے جاہلیت میں دکھایا جاتا تھا۔ [سورۂ احزاب:۳۳]

نمبر ۷ | جب شوہر اپنی ضرورت پوری کرنے کے لیے بلائے، تو اسے پورا کرے: ◉ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی شوہر اپنی بیوی کو اپنے بستر پر بلائے اور وہ انکار کر دے ،تو فرشتے اُس عورت پر اُس وقت تک لعنت کرتے رہتے ہیں جب تک وہ شوہر کے پاس واپس نہیں آتی ۔[بخاری: ۳۲۳۷،عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

◉ اسی طرح ایک اور حدیث میں ہے :جب کوئی شوہر اپنی بیوی کو اپنے بستر پر بلائے اور وہ انکار کرے ،تو وہ جو آسمان پر ہے اُس عورت سے اُس وقت تک ناراض رہتا ہے جب تک اُس کا شوہر اُس سے راضی نہیں ہوتا۔

[مسلم: ۳۶۱۳،عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

نمبر ۸ | ایک دوسرے کی غلطیوں کو معاف کرنے کا مزاج بنائیں: ◉ گھر میں سکون کا ماحول بنانے کے لیے ضروری ہے کہ گھر میں اگر کسی سے کچھ چھوٹی موٹی غلطی ہو جائے ،تو اس کو معاف کر دیا کریں اور سب کے ساتھ اخلاق سے پیش آئیں، اپنے اخلاق کو جانچنے کا اصل معیار گھر ہی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کامل ایمان والے وہ ہیں، جو اپنے اخلاق میں سب سے اچھے ہوں اور تم میں سب سے اچھے لوگ وہ ہیں ،جو اپنی بیویوں کے حق میں اخلاق کے اعتبار سے سب سے اچھے ہوں۔[ترمذی: ۱۱۶۲،عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ] ◉بات بات پر غصہ ہونا اور ڈرانا دھمکانا اسلامی اخلاق کے بھی خلاف ہے اور اس سے گھر والوں میں بھی بغاوت اور چڑ چڑا پن پیدا ہو جاتا ہے اور گھر کا سارا سکون برباد ہو جاتا ہے۔

نمبر ۹ | ماں بچے کو باوضو ہو کر ذکر کرتے ہوئے دودھ پلائے: ◉ بچے کو پیدائش کے بعد سب سے پہلی ضرورت ماں کے دودھ کی ہوتی ہے ،ماں کا دودھ بچے کو پلانا صرف بچے کے لیے ہی نہیں بلکہ خود ماں کے لیے بھی انتہائی فائدہ مند ہوتا ہے،اس سے ماں صحت مند رہتی ہے اور ساتھ ہی اس سے بچے کے ساتھ انسیت پیدا ہوتی ہے،ماں کو اس حق کی ادائیگی میں کوتاہی نہیں کرنا چاہیے، اپنی ذمہ داری بلکہ اپنا فرض سمجھ کر بچوں کو دودھ پلائیں۔ دودھ پلاتے وقت ماں کو چاہیے کہ وہ باوضو ہو، بسم اللہ پڑھ کر پلائے، دودھ پلاتے وقت زبان سے اللہ تعالیٰ کا ذکر جاری رکھے اور دل و دماغ کو پاکیزہ اور صاف رکھے کیوں کہ اس کی زبان سے نکلے ہوئے الفاظ اور اس کے دلی جذبات بچے پر ضرور اثر انداز ہوتے ہیں۔ ہاں!اگر ماں بیمار ہو یا بہت کمزور ہو اور اس کا دودھ بچے کو نقصان کرتا ہو ،تو کسی ایسی نیک اور دین دار عورت کا انتخاب کرے، جس کا دودھ بچے کے جسم کے لیے مفید ہو۔

نمبر ۱۰ | رسول اللہ ﷺ بچوں کی بہترین تربیت کرتے تھے: ◉ رسول اللہ ﷺ کے پاس جو بچے

رہتے تھے ،آپ ان کی بہت اچھی تربیت کیا کرتے ، ان کو اچھے اخلاق سکھاتے ، ان کی چھوٹی چھوٹی باتوں پر نظر رکھتے اور جو بات بھی غلط نظر آتی ، اس کی اصلاح کیا کرتے تھے ،حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پرورش میں تھے ، ایک مرتبہ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانا کھا رہے تھے ، اسلامی طریقہ یہ ہے کہ کھانا اپنے سامنے سے کھایا جائے ، مگر یہ ادھر ادھر سے کھا رہے تھے ، جب آپ نے ان کو دیکھا تو ٹوکا اور کہا: اے لڑکے! اللہ کا نام لے کر کھاؤ ، اپنے دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے سامنے سے کھاؤ۔حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس کے بعد سے میں اسی طریقے پر کھانا کھاتا رہا۔ [بخاری:٥٣٧٦] ◉ لہٰذا ہم بھی اپنے بچوں کی بہترین تربیت کریں۔

قرآن وحدیث کی روشنی میں نکاح کے عنوان پر بتائی ہوئی باتوں کا خلاصہ:

اس میں سب سے ◉ پہلا پیغام یہ دیا گیا کہ نکاح تقویٰ و پرہیز گاری ، آخرت کی کامیابی اور انسان کی روحانی ترقی میں رکاوٹ نہیں ، بلکہ وہ بھی اعلیٰ درجہ کی پرہیز گاری اور آخرت کی کامیابی کا ایک ذریعہ ہے۔ ◉ دوسری نصیحت یہ کی گئی کہ مال و دولت کا ملنا محض اللہ کا فضل وکرم ہے ، مال و دولت اللہ کی طرف سے انسان کے پاس امانت ہے ،اس لیے فضول کاموں میں مال اڑانا اللہ کی نعمت کی ناقدری بھی ہے اور فضول خرچی بھی ، اور اللہ کو فضول خرچی سخت ناپسند ہے۔ ◉ تیسری بات یہ بتائی گئی کہ اکثر شادی بیاہ کے موقع پر نظر آتا ہے کہ بہت سے لوگ کھڑے کھڑے ؛ بلکہ چلتے ہوئے کھاتے اور پیتے ہیں اور اسی کو فیشن اور ترقی کا ذریعہ سمجھتے ہیں ، یہ سراسر اسلامی تہذیب کے خلاف ہے ، بیٹھ کر کھانا کھانا شریفوں کی عادت ہے ،رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر کھانا کھاتے تھے ،اِس لیے ہمیں بھی سنت کی اتباع کرتے ہوئے بیٹھ کر کھانا چاہیے۔ ◉ چوتھی ہدایت یہ دی گئی کہ شوہر کے ذمہ ہے کہ اپنی حیثیت کو سامنے رکھ کر بیوی کے لیے کھانے پینے ، پہننے اوڑھنے اور رہنے وغیرہ کا انتظام کرے اور کچھ جیب خرچ بھی اس کو دے ، تاکہ وہ اُسے اپنی ضرورت کی چیزوں میں خرچ کر سکے۔ ◉ پانچواں سبق یہ دیا گیا کہ بیوی کے ساتھ سالوں بلکہ پوری زندگی گزر جاتی ہے ، لیکن شوہر اس کی دینی تعلیم کی طرف توجہ نہیں دیتا ، لہٰذا شوہر کی ذمہ داری ہے کہ اُس کی دینی تعلیم کا نظم کرے۔ ◉ چھٹا درس یہ دیا گیا کہ بیوی شوہر کی اجازت کے بغیر عام حالات میں گھر سے باہر نہ نکلے ، اس کے بارے میں قرآن وحدیث میں سخت تاکید وارد ہوئی ہے۔ ◉ ساتویں خبر یہ دی گئی کہ جب کوئی شوہر اپنی بیوی کو اپنے بستر پر بلائے اور وہ انکار کرے ، تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے ناراض ہوجاتے ہیں۔ ◉ آٹھویں ہدایت یہ دی گئی کہ گھر میں سکون کا ماحول بنانے کے لیے ضروری ہے کہ گھر میں اگر کسی سے کچھ چھوٹی موٹی غلطی ہوجائے ، تو اس کو معاف کر دیا کریں اور سب کے ساتھ اخلاق سے پیش آئیں۔ ◉ نویں نصیحت یہ کی گئی کہ ماں بچے کو باوضو ہو کر ذکر کرتے ہوئے دودھ پلائے ، اس سے بچے پر اچھے اثرات پڑتے ہیں۔ ◉ دسواں حکم یہ دیا گیا کہ ہم اپنے بچوں کی بہترین تربیت کریں ،رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جو بچے رہتے تھے ، آپ ان کی بہت اچھی تربیت کیا کرتے ، ان کو اچھے اخلاق سکھاتے ، ان کی چھوٹی چھوٹی باتوں پر نظر رکھتے اور جو بات بھی غلط نظر آتی ، اس کی اصلاح کیا کرتے تھے۔

٦ | نکاح

نمبر ۱ | نکاح میں دیر کرنے کی وجہ سے اولاد گناہ میں مبتلا ہوگئی، تو اس کا گناہ باپ پر ہوگا: ◉جب اولاد شادی کی عمر کو پہنچ جائیں، تو جلد از جلد ان کی شادی کر دینی چاہیے ،اگر شادی میں تاخیر کی وجہ سے اولاد غلط راستے پر چل پڑی، تو اس کا گناہ باپ کو ہوگا۔ایک حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کے پاس کوئی اولاد ہو، تو چاہیے کہ وہ اس کا اچھا نام رکھے اور اسے ادب سکھائے اور جب وہ بالغ ہوجائے، تو اس کا نکاح کر دے، اگر اولاد بالغ ہوگئی اور اس کا نکاح نہ کیا، جس کی وجہ سے وہ گناہ میں مبتلا ہوگئی، تو اس کا گناہ باپ ہی پر ہوگا۔[شعب الایمان:٨٦٦٦، عن ابن عباس رضی اللہ عنہما] ◉ آج جوان لڑکے اور لڑکیوں کی وقت پر شادی نہ ہونے کی وجہ سے معاشرے میں طرح طرح کے گناہ اور بدکاریاں پھیل رہی ہیں، پھر ان کے گناہ اور بدکاری میں مبتلا ہونے کے بعد ماں باپ ان کو کوستے رہتے ہیں، حالاں کہ اولاد کے گناہ میں ملوث ہونے کے ذمے دار خود ماں باپ ہی ہیں۔ لہٰذا ہر ماں باپ اپنے نوجوان بچوں کا نکاح جلد از جلد کرالیں۔

نمبر ۲ | کچھ کھانا اور کچھ پھینک دینا بھی فضول خرچی ہے: ◉ کھانا اللہ کی طرف سے ایک قیمتی نعمت ہے اور اس قیمتی نعمت کی قدر کرنا بہت ضروری ہے ،بے شمار موقعوں پر فضول خرچی ہوتی ہے اور ان میں سب سے زیادہ افسوس ناک فضول خرچی کھانے کے سلسلے میں ہوتی ہے ، ہم شادی بیاہ، کسی پارٹی یا دیگر موقعوں پر کھانا کھانے جاتے ہیں، تو کچھ کھاتے ہیں اور کچھ یوں ہی ضائع کر دیتے ہیں اور اس کو ہم نئے دور کا فیشن سمجھتے ہیں، جب کہ دنیا میں لاکھوں لوگ دو نوالوں کے لیے بھی ترستے ہیں، اس سے بچنے کی سخت ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: کھاؤ اور پیو، اور فضول خرچی مت کرو، یاد رکھو کہ اللہ فضول خرچ لوگوں کو پسند نہیں کرتا۔[سورۂ اعراف:٣١] ◉ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کا لقمہ گر جائے، تو اسے صاف کر کے کھالے اور اس کو شیطان کے لیے نہ چھوڑے۔[مسلم:٥٤٢٣، عن جابر رضی اللہ عنہ] ◉ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ خوب پیٹ بھر کر کھانے پینے سے بچو، کیوں کہ اس سے صحت برباد ہوتی ہے، بیماری پیدا ہوتی ہے اور نماز میں سستی پیدا ہوتی ہے۔ تھوڑا کم کھاؤ پیو، اس سے صحت بہت اچھی رہتی ہے اور اسراف اور فضول خرچی سے بھی کوسوں دور رہو۔[الدر المنثور:٣/٤٤٥]

نمبر ۳ | رسول اللہ ﷺ اس دنیا میں گانے باجے کے آلات کو مٹانے کے لیے آئے تھے:

◉موجودہ زمانے میں گانا، بینڈ باجا اور میوزک اتنا عام ہوگیا ہے کہ شادی بیاہ اور خوشی کا کوئی موقع اس کے بغیر ادھورا اور نامکمل سمجھا جاتا ہے، جب کہ یہ ساری چیزیں حرام ہیں، یہ انسان کے ذہن و دماغ پر بہت برا اثر ڈالتی ہیں، وہ ہمیشہ

انسان کو برائی پر ابھارتی ہیں، رسول اللہ ﷺ کی بعثت کا ایک مقصد گانے باجے کے آلات کو مٹانا بھی تھا، چناں چہ ایک حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ نے مجھے ساری مخلوقات کے لیے رحمت و ہدایت کا سرچشمہ بنا کر بھیجا ہے اور مجھے حکم دیا ہے کہ میں ہر طرح کے باجوں، ڈھول تاشوں، نقاروں اور سارنگی کو مٹادوں۔ [مسند احمد: ۲۲۲۱۸، عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ] ◉ ایک دوسری حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے یہ خبر دی ہے کہ میری ہی امت کے کچھ بد بخت لوگ اس کو حلال سمجھنے لگیں گے۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے: میری امت میں کچھ لوگ ایسے بھی ہوں گے، جو ریشم کے کپڑے، شراب اور گانے میوزک کو حلال کر دیں گے۔ [بخاری: ۵۵۹۰، عن ابی مالک اشعری رضی اللہ عنہ] ◉ یعنی ریشمی کپڑے پہننے، شراب پینے اور گانوں باجوں میں اس طرح لگ جائیں گے کہ گویا یہ سب چیزیں ان کے لیے حلال ہیں، حالاں کہ شریعت میں یہ ساری چیزیں حرام اور ناجائز ہیں اور ان سب چیزوں سے بچنا بہت ضروری ہے۔

نمبر ۴ | خاوند کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ نہ رکھے اور نہ گھر میں کسی کو داخل کرے: ◉

رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کو حُکم دِیا ہے کہ کسی عورت کے لیے حلال نہیں کہ وہ اپنے شوہر کی موجودگی میں اُس کی اجازت کے بغیر (نفلی) روزہ رکھے، اور نہ ہی کِسی (اجنبی شخص) کو شوہر کی اجازت کے بغیر گھر میں داخل کرے اور اگر کوئی عورت اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر کچھ (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتی ہے، تو اُس خرچ کے ثواب میں سے شوہر کو بھی حصہ ملے گا۔ [بخاری: ۱۵۹۵، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ] ◉ اس حدیث میں یہ بتایا گیا کہ بیوی پر شوہر کا ایک حق یہ بھی ہے کہ اس کے گھر میں کسی اجنبی شخص کو اس کی اجازت کے بغیر آنے نہ دے۔

نمبر ۵ | شوہر کی ناشکری نہیں کرنی چاہیے: ◉

رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا: مجھے جہنم دکھائی گئی تو (میں نے دیکھا کہ) جہنم میں اکثریت عورتوں کی ہے۔ صحابہ نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! ایسا کیوں ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اُن کے کُفر کی وجہ سے؛ پوچھا گیا: کیا عورتیں اللہ کا کفر کرتی ہیں؟ فرمایا: خاوند کی ناشکری کرتی ہیں، اور (اس کے) احسان کی ناشکری کرتی ہیں، اگر تم اُس (یعنی بیوی) کے ساتھ ہمیشہ اچھا سلوک کرتے رہو اور پھر کبھی اُسے تمھاری طرف سے کوئی کمی کوتاہی نظر آئے، تو کہتی ہے: میں نے کبھی بھی تمھاری طرف سے کوئی بھلائی نہیں پائی۔ [بخاری: ۲۹، عن ابن عباس رضی اللہ عنہما] ◉ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بیوی کو شوہر کے احسانات کی ناشکری نہیں کرنا چاہیے بلکہ اس کے احسانات کا شکر گزار بن کر رہنا چاہیے۔

نمبر ۶ | اپنے کاروبار، آفس یا کسی بھی ضرورت سے باہر جانا ہو تو واپس آنے پر سب سے مسکراتے ہوئے چہرے کے ساتھ ملیں: ◉

اسلام کی ایک اہم تعلیم یہ ہے کہ جب بھی کسی سے ملاقات ہو، تو اس سے مسکراتے ہوئے ملیں اور سب کو سلام کریں، گھر پہنچنے پر سب کو سلام کرنے سے گھر میں برکت ہوتی

ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: بیٹا! جب تم اپنے گھر والوں کے پاس جاؤ تو سلام کرو، یہ تمھارے لیے برکت کا سبب ہے اور تمھارے گھر والوں کے لیے بھی۔ [ترمذی: ۲۶۹۸] ◉ ایک حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا: ہر بھلائی صدقہ ہے اور بھلائی ہی میں سے ہے کہ تو اپنے بھائی سے مسکراتے چہرے کے ساتھ ملاقات کرے۔ [ترمذی: ۱۹۷۰، عن جابر رضی اللہ عنہ] ◉ دراصل اس طرح گھر میں داخل ہونے سے ساری بدگمانیاں دور ہوجائیں گی اور آپ کی مسکراہٹ سے سب کا دل خوش ہوگا۔

نمبر ۷ | اپنے گھر والوں کے ساتھ کچھ نہ کچھ وقت ضرور گذاریں: ◉ آج کل اس مصروفیت والے دور میں اکثر ایسا ہوتا ہے کہ اکثر و بیشتر لوگ دن بھر گھر سے باہر رہتے ہیں اور دیر رات واپس آتے ہیں اور سوجاتے ہیں، یہ طریقہ ٹھیک نہیں ہے، اس سے زندگی پھیکی پڑ جاتی ہے، شام کو گھر جلدی لوٹیں، اور اپنے گھر والوں کے ساتھ کچھ وقت گذاریں اور بیوی بچوں کی دلداری کا سامان فراہم کریں۔ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا یہ معمول تھا کہ وہ روزانہ عصر کے بعد اپنی ہر ایک بیوی کے گھر جاتے اور ان سے ملاقات فرماتے۔ [بخاری: ۵۲۶۸، عن عائشہ رضی اللہ عنہا]

نمبر ۸ | حرام کاموں سے اپنے بچوں کو بچائیں: ◉ شریعت نے جن چیزوں کو حرام قرار دیا ہے، ان سے اپنے بچوں کو بچائیں، جیسے ناچ، گانے، میوزک وغیرہ، ان کو سننے سے ہمیشہ منع کرتے رہیں اور ان کے سامنے ان چیزوں کے دنیا اور آخرت کے زبردست نقصانات کو سمجھائیں اور ان سے نفرت دلائیں۔ کیوں کہ بچپن میں جب ان چیزوں کی عادت پڑ جاتی ہے، تو وہ اخیر عمر تک باقی رہتی ہے۔ ◉ ناچ گانے اور میوزک وغیرہ کے تعلق سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس امت میں بھی زمین میں دھنسائے جانے، چہرے بگاڑ دیے جانے اور پتھروں کی بارش کا عذاب نازل ہوگا۔ ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! ایسا کب ہوگا؟ آپ نے فرمایا: جب گانے والیوں اور گانے باجے کا رواج ہوگا اور شراب پی جائیں گی۔ [ترمذی: ۲۲۱۲، عن عمران بن حصین رضی اللہ عنہما] ◉ ایک حدیث میں فرمایا: اللہ نے مجھ کو پوری دنیا کے لیے رحمت اور ہادی بنا کر بھیجا ہے، اور مجھے گانے باجے اور میوزک وغیرہ کو مٹانے کا حکم دیا ہے۔ [مسند احمد: ۲۲۳۰۷، عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ] ◉ کتنی افسوس کی بات ہے کہ جن چیزوں کو مٹانے کا حکم اللہ نے اپنے نبی کو دیا، ہم رات دن اسی کو بجا کر اسے بڑھاوا دیتے ہیں۔

نمبر ۹ | اپنے بچوں کو بُرے دوستوں کی صحبت سے بچائیں: ◉ اچھی بری صحبت کا اثر بچوں پر پڑتا ہے، اگر بچہ نیک لوگوں کی صحبت میں بیٹھتا ہے، تو اس پر نیکی کے اثرات پڑتے ہیں اور آگے چل کر اس کا نیک کام کرنے کا مزاج بن جاتا ہے۔ اس لیے ہر وقت اس بات پر نظر رکھنا چاہیے کہ ہمارا بچہ کہیں برے دوستوں کے ساتھ تو نہیں رہتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نیک دوست کی مثال ایسی ہے، جیسے مشک بیچنے والے کی دکان کہ کچھ فائدہ نہ بھی ہو، تو خوشبو تو ضرور آئے گی اور برا دوست ایسا ہے کہ جیسے بھٹی سے آگ، کہ آگ نہ لگے تب بھی اس کے دھوئیں

سے کپڑے تو ضرور خراب ہو جائیں گے۔ [ابو داؤد:۴۸۲۹، عن انس رضی اللہ عنہ] ◉ اس لیے ہم اپنے بچوں پر نظر رکھیں کہ ان کی دوستی اور اٹھنا بیٹھنا کیسے لوگوں کے ساتھ ہے، اگر دوست اچھے نہیں ہیں، تو ہم اپنے بچوں کو ان سے دور رکھیں۔

نمبر ۱۰ | عورت سسرال میں کس طرح رہے: ◉ عورت سسرال میں اس بات کا ضرور خیال رکھے کہ کسی کی بے ادبی نہ ہو، اگرچہ نیا گھر نئے لوگ ہونے کی وجہ سے جی نہ لگے، لیکن جی کو سمجھانا چاہیے، نہ کہ وہاں رونے بیٹھ گئی اور جب دیکھو بیٹھی رو رہی ہے۔ آتے دیر نہیں ہوئی اور جانے کا تقاضہ شروع کر دیا۔ اگر سسرال میں کوئی بات بری اور ناگوار لگے تو میکے میں آ کر چغلی اور شکایت نہ کرو، سسرال کی ذرا ذرا سی بات آ کر ماں سے کہنا اور ماں کا کھود کھود کر پوچھنا بہت ہی بری بات ہے، اسی سے لڑائیاں ہوتی ہیں، جھگڑے ہوتے ہیں، اس کے سوا اور کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ اگر شوہر کے ماں باپ زندہ ہوں اور وہ روپیہ پیسہ سب ان کو دے، تمھارے ہاتھ میں نہ رکھے، تو کچھ برا نہ مانو۔ بلکہ اگر تم کو دے بھی تب بھی عقلمندی کی بات یہ ہے کہ تم اپنے ہاتھ میں نہ لو اور یہ کہو کہ ان ہی کو دے تا کہ ان کا دل میلا نہ ہو اور تم کو برا نہ کہیں کہ بہو نے لڑکے کو اپنے پھندے میں کرلیا۔

قرآن وحدیث کی روشنی میں نکاح کے عنوان پر بتائی ہوئی باتوں کا خلاصہ:

اس میں ◉ پہلا پیغام یہ دیا گیا کہ اولاد کا رشتہ ملتے ہی ان کی شادی کروادینا چاہیے، اس میں تاخیر نہ کریں، تھوڑی سی تاخیر کی وجہ سے اولاد گناہ میں مبتلا ہوسکتی ہے اور اس کا گناہ باپ کو ملے گا۔ ◉ دوسری نصیحت یہ کی گئی کہ فضول خرچی سے بچنا چاہیے ،خاص طور پر شادی بیاہ کے موقع پر کھانے کو برباد اور ضائع نہ کریں ۔ ◉ تیسری ہدایت یہ دی گئی کہ شادی بیاہ میں بینڈ باجا اور میوزک وغیرہ سے دور رہنا چاہیے، یہ سب حرام اور ناجائز ہیں اور ان سے بچنا ضروری ہے۔ ◉ چوتھی بات یہ بتائی گئی کہ بیوی شوہر کی اجازت کے بغیر نفلی عبادت میں مشغول نہ ہو اور نہ ہی اس کی اجازت کے بغیر گھر میں کسی غیر محرم کو داخل ہونے دے ۔ ◉ پانچویں چیز یہ ذکر کی گئی بیوی شوہر کا شکر ادا کرے، اس کے احسانات کو یاد کرے اور اس کی ناشکری نہ کرے ۔ ◉ چھٹی بات یہ بتائی گئی کہ شوہر جب گھر میں داخل ہو، تو گھر والوں کو سلام کرے اور اُن سے مسکراتے ہوئے چہرے کے ساتھ ملے ۔ ◉ ساتویں نصیحت یہ کی گئی کہ شوہر اپنے گھر والوں کے لیے کچھ نہ کچھ وقت ضرور فارغ کرے اور اُن کے ساتھ دل لگی کیا کرے ۔ ◉ آٹھویں ہدایت یہ دی گئی کہ اپنے بچوں کی نگرانی کیا کریں تا کہ وہ حرام کاموں میں ملوث نہ ہو جائیں۔ ◉ نویں نصیحت یہ کی گئی کہ اپنے بچوں کی دیکھ بھال کرتے رہیں، تا کہ وہ بُرے دوستوں کی صحبت سے بچے رہیں۔ ◉ دسواں پیغام یہ دیا گیا کہ بیوی کو چاہیے کہ سسرال میں پیار ومحبت سے رہے، سسرال میں ہونے والی کسی بات کو اپنے میکے میں بیان نہ کرے اور کسی کی چغلی بھی نہ کرے۔

۷ | نکاح

نمبر۱ | نکاح تمام انبیاء کی سنت ہے: ◉ مذہبِ اسلام فطرت کے تمام تقاضوں کو شرعی حدود میں رہ کر پورا کرنے کی تعلیم دیتا ہے اور اس کا طریقہ اور سلیقہ سکھاتا ہے۔ نکاح بھی انسانی فطرت کا اہم تقاضہ ہے، فطری طور پر مرد اور عورت کو ایک دوسرے کی ضرورت پیش آتی ہے، اسلام انسان کی اس ضرورت کو تسلیم کرتا ہے، اسی ضرورت کو پورا کرنے کا نام نکاح ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم تک جتنی شریعتیں اللہ تعالیٰ نے اتاریں، سب میں نکاح کو مذہبی اہمیت حاصل رہی۔ نکاح میاں بیوی کے درمیان ایسا مضبوط تعلق ہے کہ ایک بار قائم ہونے کے بعد اگر آدمی خود نہ توڑے، تو پھر وہ موت تک نہیں ٹوٹتا۔ اسی تعلق کی بنیاد پر ایک عورت کسی کی ماں، کسی کی دادی، کسی کی نانی، کسی کی پھوپھی، کسی کی خالہ، کسی کی بہن اور کسی کی بیٹی بنتی ہے، گویا سارے تعلقات اور رشتہ داریاں نکاح کے ذریعہ وجود میں آتی ہیں۔ اگر اس رشتۂ نکاح کو صحیح طور پر قائم کیا جائے اور پھر اس کے حقوق اور اس کی ذمہ داریوں کو صحیح طور پر ادا کیا جائے، تو پھر اس میں مشغول ہونا نفل عبادتوں سے بھی بڑھ جاتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: جس بندے نے نکاح کیا، اس نے اپنا آدھا دین پورا کرلیا، اب اسے چاہیے کہ بقیہ آدھے کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرے۔ [شعب الایمان:۵۴۸۶، عن انس رضی اللہ عنہ]

◉ اسی لیے قرآن مجید نے بہت سی جگہ نکاح کی ترغیب دی ہے، اللہ تعالیٰ نے اس کو انبیاء کی سنت اور ان کا طریقہ قرار دیا ہے، چناں چہ قرآن میں ہے: حقیقت یہ ہے کہ ہم نے تم سے پہلے بھی بہت سے رسول بھیجے ہیں، اور انھیں بیوی بچے بھی عطا فرمائے ہیں۔ [سورۂ رعد:۳۸] ◉ اسی طرح جو لوگ اپنے معمولی معاش کی وجہ سے نکاح کرنے میں دقت محسوس کرتے تھے، اللہ تعالیٰ نے ان کو بھی نکاح کی ترغیب دی اور حوصلہ دلایا کہ اگر آج یہ محتاج ہیں، تو اللہ تعالیٰ کل ان کو غنی بنادے گا۔ [سورۂ نور:۳۲]

نمبر۲ | اچھے مقصد سے نکاح کرنے والے کی اللہ تعالیٰ مدد فرماتے ہیں: ◉ نکاح کا سب سے بڑا مقصد انسان کی عفت وعصمت کی حفاظت کرنا ہے، جو ہر انسان کے اندر خواہ مرد ہو یا عورت فطری طور پر موجود ہے، اسی کی حفاظت کے لیے اسلام نے زنا اور متعلقاتِ زنا، مثلاً: بے پردگی، بے شرمی کی باتوں اور مرد اور عورتوں کے اختلاط کو حرام قرار دیا اور مرد وعورت دونوں کو حکم دیا کہ وہ دونوں نکاح ہی کے ذریعہ اپنا فطری تعلق قائم رکھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے نوجوانوں کی جماعت! تم میں جو نکاح کرنے کی طاقت رکھتا ہو، اسے چاہیے کہ ضرور نکاح کرلے، کیوں کہ وہ نگاہ اور شرم گاہ کی حفاظت کا مؤثر ذریعہ ہے۔ [بخاری:۵۰۶۶، عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ] ◉ ایک حدیث میں ہے: تین لوگوں کی مدد اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے، ان میں سے ایک شخص وہ ہے، جو عفت وپاکدامنی یعنی حرام کاری سے بچنے کے لیے نکاح کرے۔ [ترمذی:۱۶۵۵، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

نمبر۳ | نکاح میں فضول خرچی کرنے سے بچنا چاہیے: ◉ ہمارے معاشرے میں دوسری طرح طرح کی بیماریوں میں سے ایک سنگین بیماری نکاح میں فضول خرچی ہے، جس میں اکثر حضرات ملوث ہیں، حالاں کہ قرآن وحدیث میں فضول خرچی کرنے سے منع کیا گیا ہے، چناں چہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اپنے مالوں کو بے

ہودہ کاموں میں مت اڑاؤ، یقین جانو کہ جو لوگ بے ہودہ کاموں میں مال اڑاتے ہیں، وہ شیطان کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے پروردگار کا بڑا ناشکرا ہے۔ [سورۂ اسراء:۲۷] ◉ اس آیت میں فضول خرچی کرنے والوں کو شیطان کا بھائی قرار دیا گیا ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ شیطان ہمیشہ انسان کو گناہ کے کاموں پر ابھارتا ہے اور اس طرح سے وہ اللہ کا بڑا ناشکرا بن گیا ہے، اسی طرح انسان بھی فضول خرچی کرکے اور مال ودولت کی ناقدری کرکے اللہ کی ناشکری کر رہا ہے، گویا دونوں ناشکری میں برابر کے شریک ہیں۔حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو کچھ تم اپنے اوپر اور اپنے اہل وعیال پر خرچ کرو، جب کہ اس میں اسراف اور فضول خرچی نہ ہو، تو اس میں تمھارا سراسر فائدہ ہے اور جو کچھ تم دکھاوے اور شہرت کے لیے خرچ کرو، تو پھر وہ شیطان کا حصہ ہے۔[شعب الایمان:۶۵۴۸]

نمبر ۴ | فضول خرچی سے بچانے کے لیے اپنے بچوں کو علم دین سکھاؤ: ◉ ایک انسان فضول خرچی سے اسی وقت بچ سکتا ہے جب کہ اس کو معلوم ہو کہ فضول خرچی کتنا بڑا گناہ ہے، دنیا اور آخرت میں اس کے کیا نقصانات ہیں، اور کن کن کاموں میں فضول خرچی ہوتی ہے، ان کو جانے بغیر کوئی آدمی فضول خرچی سے نہیں بچ سکتا اور یہ سب باتیں معلوم ہوں گی علم دین سیکھنے سے، اس لیے اپنے بچوں کو علم دین سکھاؤ۔قرآن وحدیث کے علم کو علم دین کہتے ہیں اور قرآن وحدیث کا علم سیکھنے والا اللہ اور اس کے رسول کے نزدیک بے حد پسندیدہ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سب سے بہتر وہ ہے، جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔[بخاری:۵۰۲۷، عن عثمان رضی اللہ عنہ]

نمبر ۵ | ناچ، گانا، باجا اور میوزک حرام ہے: ◉ شادی کے موقع پر ناچ اور باجے کا رواج بڑھتا جا رہا ہے، جس کی اسلام میں کوئی گنجائش نہیں ہے، اسلام میں یہ سب ناجائز، حرام اور گناہ کبیرہ ہے،حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھ چیزوں کو حرام قرار دیا ہے، پہلی چیز شراب ہے، دوسری چیز جوا ہے، تیسری چیز گانا، چوتھی چیز ڈھول تاشے ہیں، پانچویں چیز دُف ہے اور چھٹی چیز طَبلہ ہے۔[طبرانی اوسط:۳۸۸۷] ◉ حدیث میں ناچ اور گانے پر سخت عذاب کی خبر دی گئی ہے۔حضرت عِمْرَانْ بِنْ حُصَیْن رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:اس امت میں بھی زمین میں دھنسا دیے جانے، چہرے کو بگاڑ دیے جانے اور پتھروں کی بارش کا عذاب آئے گا، مسلمانوں میں سے ایک شخص نے پوچھا: یارسول اللہ! یہ کب ہوگا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ اس وقت ہوگا جب کہ گانے والی لڑکیوں اور گانے باجے کا دور چلنے لگے گا اور شرابیں پی جانے لگیں گی۔ [ترمذی:۲۲۱۲] ◉ ایک حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:میں دنیا والوں کے لیے رحمت اور ہدایت بنا کر بھیجا گیا ہوں اور میرے رب نے مجھے گانے اور باجے کی چیزوں کو مٹانے کا حکم دیا ہے۔[مسند احمد:۲۲۳۰۷، عن ابی امامہ رضی اللہ عنہ]

نمبر ۶ | جب تک دین کی سمجھ نہیں آئے گی، دل میں گانے بجانے کی نفرت پیدا نہ ہوگی: ◉ ایک انسان کسی چیز سے اسی وقت بچ سکتا اور دل سے نفرت کرسکتا ہے، جب کہ اسے معلوم ہو کہ دنیا وآخرت میں اس کے کیا نقصانات ہیں اور اِن نقصانات کا علم کیسے ہوگا؟ تو سنیے!اِن کے معلوم کرنے کا واحد ذریعہ علم دین کا سیکھنا اور اسے حاصل کرنا ہے،اسی لیے ہر شخص سے کہا جاتا ہے کہ وہ کم از کم اپنی ضرورت کے بقدر دین کا علم حاصل کرے، اسلام نے بھی لوگوں کو دین کا علم حاصل کرنے کا پابند بنایا ہے اور اس کے فضائل بیان کرکے اس کو حاصل کرنے کی ترغیب دی ہے۔ ایک حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علم کو حاصل کرو، اس سے پہلے کہ اسے اٹھا لیا جائے،

اور علم سکھانے والا اور علم سیکھنے والا دونوں اجر وثواب میں شریک ہیں، اس کے بعد دوسرے لوگوں میں کوئی بھلائی نہیں ہے۔ [جامع بیان العلم:۱۱۱، عن ابی امامہ رضی اللہ عنہ]

نمبر ۷ | بیوی کو نرمی سے سمجھاؤ: ◉ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگو! بیویوں کے ساتھ اچھے سلوک کے بارے میں میری وصیت مانو (یعنی میں تم کو وصیت کرتا ہوں کہ اللہ کی ان بندیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرو، نرمی اور اچھے اخلاق کا برتاؤ رکھو) ان کی پیدائش پسلی سے ہوئی ہے (جو قدرتی طور پر ٹیڑھی ہوتی ہے) اور زیادہ ٹیڑھاپن پسلی کے اوپری حصہ میں ہوتا ہے، اگر تم اس ٹیڑھی پسلی کو (زبردستی) بالکل سیدھا کرنے کی کوشش کروگے، تو وہ ٹوٹ جائے گی اور اگر اسے یوں ہی اپنے حال پر چھوڑ دوگے (اور درست کرنے کی کوشش نہ کروگے) تو پھر وہ ہمیشہ ویسی ہی ٹیڑھی رہے گی، اس لیے بیویوں کے ساتھ بہتر سلوک کرنے کی میری وصیت قبول کرو۔ [بخاری:۳۳۳۱، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ] ◉ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بیویوں کے ساتھ ہمیشہ اچھا سلوک کرنا چاہیے، ان کے ساتھ نرمی سے پیش آنا چاہیے اور انھیں برابر نرمی وخیر خواہی کے ساتھ نصیحت کرتے رہنا چاہیے، اس کے باوجود اگر ان کی طرف سے ٹیڑھاپن سامنے آئے، تو اس کو برداشت کرنا چاہیے، کیوں کہ ان کی پیدائش ہی ٹیڑھی پسلی سے ہوئی ہے، ان کی فطرت میں ہی کچھ ٹیڑھاپن ہے۔ یعنی ان کو بھلائی کی نصیحت کرنا بھی نہ چھوڑے اور نہ ہی بات بات پر غصہ کرتا رہے۔

نمبر ۸ | شوہر صرف چند دنوں کا مہمان ہے: ◉ ایک حدیث میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کبھی کوئی بیوی اپنے شوہر کو کوئی تکلیف پہنچاتی ہے، تو اس کے شوہر کی جو بیویاں اللہ تعالیٰ نے جنت میں "حوروں" کی شکل میں رکھ رکھی ہیں، وہ حوریں جنت سے اس دنیا کی بیوی کو خطاب کرکے کہتی ہیں: تو اس کو تکلیف مت پہنچا، اس لیے کہ یہ تمھارے پاس چند دن کا مہمان ہے اور قریب ہے کہ وہ تم سے جدا ہو کر ہمارے پاس آجائے۔ [ترمذی:۱۱۷۴] ◉ یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدمزاج اور بگڑی طبیعت والی بیوی کو متوجہ کرکے فرما رہے ہیں کہ تم اپنے شوہروں کو جو تکلیف پہنچا رہی ہو، اس سے اس کا کچھ نہیں بگڑتا، اس لیے کہ دنیا میں تو جو چاہو گی تکلیف پہنچا دو گی، لیکن آخرت میں اللہ تعالیٰ اس کا رشتہ ایسی "حوروں" کے ساتھ قائم فرمائیں گے، جو ان شوہروں سے اتنی محبت کرتی ہیں کہ ان کے دل کو ابھی سے اس بات کی تکلیف ہو رہی ہے کہ دنیا میں ہمارے شوہر کے ساتھ یہ کیسا تکلیف پہنچانے والا معاملہ کیا جا رہا ہے! لیکن یہ دنیا کی بیوی اگر نیک ہوگی، اپنے شوہر کی اطاعت کرنے والی ہوگی، تو پھر یہ جنت میں ان تمام حوروں کی سردار ہوگی۔

نمبر ۹ | بیٹیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا جنت میں داخل ہونے کا ذریعہ ہے: ◉ تعلیم اور تربیت لڑکے اور لڑکی دونوں کا بنیادی حق ہے، دونوں کو اچھی تعلیم دینا اور ان کی بہترین تربیت کرنا ضروری ہے۔ لیکن لڑکیوں کی تعلیم وتربیت کی زیادہ ضرورت ہے، کیوں کہ وہی آگے ایک پورے خاندان کی تربیت کرنے والی بنتی ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑکیوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے کی خاص تاکید کی ہے اور اس کی خصوصی فضیلتیں بیان فرمائی ہیں، بخاری شریف میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص پر (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) ان بیٹیوں کی ذمے داری ڈالی گئی اور ان کے ساتھ انھوں نے اچھا سلوک کیا، تو وہ اس کے لیے جہنم سے بچاؤ کا ذریعہ بنیں گی۔ [بخاری:۵۹۹۵، عن

عائشہ رضی اللہ عنہا] ◉ ایک حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: جس شخص کے یہاں لڑکی پیدا ہو، پھر وہ اس کو نہ تکلیف پہنچائے، نہ اس کو ذلیل کرے اور نہ ہی اپنے لڑکے کو اس پر ترجیح دے (یعنی اس کے ساتھ بھی ویسا ہی برتاؤ کرے، جیسا کہ وہ لڑکوں کے ساتھ کرتا ہے)، تو اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ اس اچھے سلوک کی وجہ سے اس کو جنت میں داخل کرے گا۔[مسند احمد: ۱۹۵۷، عن ابن عباس رضی اللہ عنہما]

نمبر ۱۰ | اولاد کے حق میں اللہ سے دعائیں مانگتے رہیے: ◉ ہر انسان کے دل میں اپنی اولاد سے بہت زیادہ محبت ہوتی ہے، اسی لیے جب وہ ان کے حق میں دعائیں کرتا ہے، تو وہ دعا دل سے نکلتی ہے اور اسی لیے اس کو اللہ ضرور قبول کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین دعائیں ایسی ہیں، جو یقیناً قبول کی جاتی ہیں، اس کی قبولیت میں کوئی شک نہیں ہے، والد کی دعا، مسافر کی دعا اور مظلوم کی دعا۔[ابو داوٗد: ۱۵۳۶، عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ] ◉ علماء نے لکھا ہے کہ اس حدیث میں صرف والد کا ذکر ہے، والدہ کا نہیں، لیکن والدہ بھی اس میں شامل ہے، اور ان کی دعا کچھ زیادہ ہی مقبول ہوتی ہے، کیوں کہ اس کا حق بھی زیادہ ہے۔[مرقاۃ: ۷/۱۳۵]

قرآن وحدیث کی روشنی میں نکاح کے عنوان پر بتائی ہوئی باتوں کا خلاصہ:

اس میں ◉ پہلا سبق یہ ملا کہ نکاح کرنا تمام انبیاء کی سنت ہے اور جس شخص نے نکاح کرلیا، اس نے آدھا دین پورا کرلیا۔ ◉ دوسرا پیغام یہ دیا گیا کہ جو شخص پاک دامن اور گناہوں سے محفوظ رہنے کے لیے نکاح کرتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس کی مدد فرماتے ہیں۔ ◉ تیسری بات یہ بتائی گئی کہ نکاح میں فضول خرچی نہیں کرنا چاہیے، بلکہ میانہ روی کے ساتھ خرچ کرنا چاہیے، اس لیے کہ بے ہودہ کاموں میں مال اڑانے والے اور فضول خرچی کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں۔ ◉ چوتھی خبر یہ دی گئی کہ فضول خرچی سے انسان اسی وقت بچ سکتا ہے جب کہ اس کو معلوم ہو کہ فضول خرچی کرنا کتنا بڑا گناہ ہے، اور یہ سب باتیں معلوم ہوں گی علم دین سیکھنے سے، اس لیے اپنے بچوں کو علم دین سکھانا چاہیے۔ ◉ پانچویں چیز یہ بتائی گئی کہ ناچ، گانا، باجا اور میوزک حرام اور ناجائز ہے، اس لیے اس سے بچنا چاہیے، خاص طور سے شادی بیاہ کے موقع پر۔ ◉ چھٹا درس یہ دیا گیا کہ جب تک دین کی سمجھ نہیں آئے گی، دل میں گانے بجانے کی نفرت پیدا نہ ہوگی۔ ◉ ساتویں بات یہ بتائی گئی کہ بیوی کے ساتھ ہمیشہ اچھا سلوک کرنا اور نرمی سے پیش آنا چاہیے، اگر اس سے کبھی غلطی ہوجائے، تو معاف کر دینا چاہیے۔ ◉ آٹھواں پیغام یہ دیا گیا کہ بیوی کو بھی چاہیے کہ وہ اپنے شوہر کو تکلیف نہ پہنچائے، اس لیے کہ جب کبھی کوئی بیوی اپنے شوہر کو تکلیف پہنچاتی ہے، تو اس کے شوہر کی جو بیویاں اللہ تعالیٰ نے جنت میں "حوروں" کی شکل میں رکھ رکھی ہیں، وہ حوریں جنت سے اس دنیا کی بیوی کو خطاب کر کے کہتی ہیں: تو اس کو تکلیف مت پہنچا، اس لیے کہ یہ تمھارے پاس چند دن کا مہمان ہے اور قریب ہے کہ وہ تم سے جدا ہو کر ہمارے پاس آجائے۔ ◉ نویں بات یہ بتائی گئی کہ تعلیم اور تربیت لڑکے اور لڑکی دونوں کا حق ہے، دونوں کو اچھی تعلیم دینا اور ان کی بہترین تربیت کرنا ضروری ہے، لیکن لڑکیوں کی تعلیم وتربیت کی زیادہ ضرورت ہے، بیٹیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا جنت میں داخل ہونے کا ذریعہ ہے۔ ◉ دسویں نصیحت یہ کی گئی کہ والدین کو اپنے بچوں کے حق میں خوب دعائیں مانگنی چاہیے، اس لیے کہ والدین کی دعا اولاد کے حق میں ضرور قبول ہوتی ہے۔

۸ | نکاح

نمبر ۱ | نکاح کی وجہ سے بہت سے فائدے حاصل ہوتے ہیں: ◉ نکاح کی وجہ سے آدمی بہت سے گناہوں سے بچ جاتا ہے ،جنسی خواہشات کو نکاح کے ذریعہ پورا کرنے سے میاں بیوی کے دلوں میں سچی محبت اور خیالات میں پاکیزگی آتی ہے ،انسان میں ذمہ داری کا احساس جاگتا ہے ،شرم وحیا جیسی صفت پیدا ہوتی ہے ،بے شمار بیماریوں سے انسان کی حفاظت ہوتی ہے ،پُرسکون زندگی نصیب ہوتی ہے،نکاح کا سب سے بڑا اور اہم فائدہ یہ ہے کہ نکاح کے نتیجہ میں جو اولاد پیدا ہوگی، وہ حضور ﷺ کی امت میں اضافہ کا سبب بنیں گی ،ایک حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نکاح میری سنت ہے ،جو شخص اس پر عمل نہیں کرے گا،وہ مجھ میں سے نہیں ہے ، نکاح کرو ، کیوں کہ اس کے ذریعہ میں دوسری امتوں پر تمھارے ذریعہ فخر کروں گا۔[ابن ماجہ : ۱۸۴۶،عن عائشہ رضی اللہ عنہا]

نمبر ۲ | صحبت کے وقت چند باتوں کا خیال رکھیں: ◉ شوہر کو چاہیے کہ نئی نویلی دلہن کے ساتھ پیار و محبت بھری بات کرکے اس کی اجنبیت کو ختم کرے اور اس کو اپنی طرف مائل کرے ،صحبت کے وقت میاں بیوی باوضو ہوں ،صحبت کی دعا پڑھ کر شروع کریں ، کمرے کو صاف ستھرا اور خوشبو سے معطر رکھیں ،صحبت کے وقت چادر اوڑھ لیں، بالکل ننگے نہ ہوں۔[ابن ماجہ : ۱۹۲۰،عن بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ رحمہم اللہ مفہوم] ◉ ہم بستری کے وقت میاں بیوی ایک دوسرے کی شرم گاہ کو نہ دیکھیں، قبلہ رو نہ ہوں،جب شوہر فارغ ہو جائے،تو بیوی کے فارغ ہونے سے پہلے اس سے الگ نہ ہو بلکہ اس کے فارغ ہونے کا انتظار کرے اور اس کی تسکین کا خیال رکھے ،دوبارہ صحبت کا ارادہ ہو، تو درمیان میں وضو کرلے۔ [مسلم : ۷۰۳،عن ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ مفہوم] ◉ صحبت کے بعد غسل کا ارادہ نہ ہو، تو وضو کر کے سوئے ۔[بخاری :۲۸۸،عن عائشہ رضی اللہ عنہا] ◉ بھوک اور بھرے ہوئے پیٹ کے ساتھ ہم بستری نہیں کرنی چاہیے،تنہائی میں ہونے والے معاملات کا دوست و احباب اور سہیلیوں سے تذکرہ نہیں کرنا چاہیے ۔حدیث شریف میں ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمام لوگوں میں بُرے ٹھکانے والے وہ لوگ ہیں ،جو مباشرت کے حالات دوسروں سے بیان کریں ۔[مسلم :۳۶۱۵،عن ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ مفہوم]

نمبر ۳ | ہم بستری کے وقت چند دعائیں ضرور پڑھیں: ◉ اسلام نے اپنے ماننے والوں کو ہر موقع کی دعائیں اور آداب سکھائے ہیں،ان ہی میں سے ایک صحبت کا موقع ہے ،چناں چہ شوہر جب پہلی مرتبہ اپنی بیوی سے تنہائی میں ملاقات کرے، تو اس کی پیشانی کے بال پکڑ کر یہ دعا پڑھے:اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْئَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ. ترجمہ:اے اللہ! میں آپ سے اس کی بھلائی اور اس کی پیدائشی عادتوں کی بھلائی مانگتا ہوں اور اس کی بُرائی اور اس کی پیدائشی عادتوں کی بُرائی سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں۔ [ابو داؤد: ۲۱۶۰،عن عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما] ◉ شوہر اور بیوی صحبت سے پہلے یہ دعا پڑھ لیں: بِسْمِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا .[بخاری :۱۴۱،عن ابن عباس رضی اللہ عنہما] ◉ ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں ۔اے اللہ !ہم دونوں کو شیطان سے دور رکھ اور جو کچھ (لڑکا یا لڑکی) تو ہمیں نصیب کرے اس کو بھی شیطان سے دور رکھ ۔پھر جب انزال کی نوبت پہنچے تو دل ہی دل میں یہ دعا پڑھیں:اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ لِلشَّيْطَانِ فِي

مَا رَزَقْتَنَا نَصِيْبًا. [مصنف ابن ابی شیبہ: ۱۷۴۳۹، عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ] ◉ ترجمہ: اے اللہ! آپ جو کچھ (بچہ یا بچی) عطا کریں، اس میں شیطان کا کوئی حصہ مت رکھنا۔ جماع کے وقت ان دعاؤں کا اہتمام کرنے سے شیطان کے شر سے حفاظت ہوجاتی ہے اور جو ان دعاؤں کا اہتمام نہیں کرتے، تو شیطان اس میں اپنا اثر ڈالتا ہے اور اسی سبب سے اولاد میں فساد اور بگاڑ پیدا ہوتا ہے اور وہ نافرمان بنتی ہیں۔

نمبر ۴ | بیوی کا شوہر پر بڑا احسان ہوتا ہے: ◉ شوہر کے لیے دنیا میں بیوی سے بڑھ کر کوئی ہمدرد اور محسن نہیں ہے، وہ اس کے گھر کا انتظام سنبھالتی ہے، اس کے بچوں کی اچھی اور بہترین پرورش کرتی ہے، شوہر کے مال کی حفاظت کرتی ہے، گھر کے کاموں کو بہتر طریقے سے انجام دیتی ہے، جب شوہر پر کوئی مصیبت آپڑتی ہے، تو اسے تسلی دیتی ہے، وہ شوہر کا ایسے وقت ساتھ دیتی ہے، جب سارے رشتے دار اور دوست واحباب اس کا ساتھ چھوڑکر چلے جاتے ہیں، جب شوہر بیمار ہوتا ہے، تو اس کی برابر تیمار داری کرتی ہے، اس کی خدمت میں رات دن ایک کردیتی ہے، بڑھاپے میں ایک اچھا ہمدرد بن کر اس کا ساتھ دیتی ہے اور اس کا سب سے بڑا احسان یہ ہے کہ وہ صرف اور صرف شوہر کی خاطر اپنے پورے خاندان، گھر کی ایک ایک چیز حتی کہ اپنے والدین کو بھی چھوڑ دیتی ہے۔ لہٰذا شوہر کو چاہیے کہ احسان کا بدلہ احسان سے دے۔ ایک حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے لوگوں کا شکر ادا نہیں کیا، اس نے اللہ کا بھی شکر ادا نہیں کیا۔ [ترمذی: ۱۹۵۵، عن ابی سعید رضی اللہ عنہ]

نمبر ۵ | بیوی کا دل جیتنے کی کوشش کریں: ◉ شوہر کو چاہیے کہ بیوی کے ساتھ پیار و محبت والی زندگی گزارے، اس کی جائز ضروریات کو پورا کرنے کی کوشش کرے، اس کے اچھے کاموں کی تعریف کرے، کبھی کبھی بیوی کو چھوٹا موٹا تحفہ اور ہدیہ بھی دیا کرے، ایک حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم آپس میں ہدیہ دو، اس سے محبت بڑھے گی۔ [شعب الایمان: ۸۹۷۶ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ] ◉ بیوی کے ساتھ محبت کا اظہار کرتے رہے، یا ایسا کوئی کام کرے جس سے بیوی کو محبت کا پیغام ملے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایمان والوں میں سب سے کامل ایمان والا وہ ہے کہ جس کے اخلاق اچھے ہوں اور وہ اپنے گھر والوں کے ساتھ لطف سے زندگی گزارنے والا ہو۔ [ترمذی: ۲۶۱۲، عن عائشہ رضی اللہ عنہا] ◉ اگر بیوی کوئی ایسا کام کرے جو آپ کو ناپسند ہو، تو اس کو اللہ کی بندی سمجھ کر معاف کردیجیے، جب آپ اس کی ایک غلطی کو معاف کردیں گے، تو اس کا دل اس بات کی گواہی دینے پر مجبور ہوجائے گا کہ دنیا میں سب سے اچھا شوہر میرا ہے اور یہ بات یاد رکھیے کہ اللہ تعالیٰ نے عورت کو ٹیڑھی پسلی سے پیدا کیا ہے، ایک حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عورت پسلی کی طرح ہے، اگر تم اس کو سیدھا کروگے، تو توڑ دوگے، لہٰذا (جیسے ٹیڑھی پسلیاں کام دے رہی ہیں) ان سے ان کے ٹیڑھے پن کے ساتھ فائدہ اٹھاتے رہو۔ [بخاری: ۵۱۸۴، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

نمبر ۶ | اپنے گھر کو پُرسکون بنائیے: ◉ والدین گھر کے ماحول کی طرف توجہ دیں، اپنے نظام الاوقات میں سے کچھ وقت بچوں کے لیے ضرور فارغ کریں، ان کی تربیت کی طرف دھیان دیں، کہیں ایسا نہ ہو کہ والد تو سارا دن گھر کے باہر تجارت اور آفس کے کاموں میں مشغول رہے اور رات دیر سے گھر آئے، اور بچوں پر توجہ نہ ہونے کی وجہ سے وہ آگے چل کر سر کا درد بن جائیں، بچوں کے سامنے بحث ومباحثہ نہ کرے، بیوی کو کوئی بات سمجھانی ہو، تو پیار و محبت اور نرمی سے سمجھائے، جتنا ممکن ہوسکے رات میں جلدی گھر آنے کی کوشش کرے، اللہ تعالیٰ نے سکون تین

چیزوں میں رکھا ہے،ان میں سے ایک چیز بیوی ہے، چناں چہ قرآن میں ہے: اس(اللہ) کی ایک نشانی یہ ہے کہ اس نے تمھارے لیے تم ہی میں سے بیویاں پیدا کیں، تاکہ تم ان کے پاس جاکر سکون حاصل کرو۔[سورۂ روم:۲۱] ◉ سکون کا دوسرا سبب گھر ہے۔ قرآن میں ہے :اور اس (اللہ) نے تمھارے لیے تمھارے گھروں کو سکون کی جگہ بنایا ہے [سورۂ نحل:۸۰] ◉ اور سکون حاصل کرنے کا تیسرا ذریعہ رات ہے، چناں چہ قرآن میں ہے: اللہ ہی ہے جس نے تمھارے لیے رات بنائی تاکہ تم سکون حاصل کرو۔[سورۂ یونس:۶۸] ◉ اِن آیات سے معلوم ہوا کہ مکمل سکون گھر میں گھر والوں کے ساتھ رات گزارنے سے نصیب ہوتا ہے، لہٰذا رات میں دوست واحباب کے ساتھ گپ شپ میں وقت نہ گزاریں، بلکہ جلد سے جلد گھر آنے کی کوشش کریں اور رات کا وقت اپنے گھر والوں کے ساتھ گزاریں۔

نمبر ۷ | مہر کی مقدار کم سے کم دس درہم کے بقدر ہونی چاہیے: ◉ نکاح کی وجہ سے شوہر پر جو مال بیوی کو دینا واجب ہوتا ہے، اسے ”مہر“ کہتے ہیں۔مہر عورت کا شرعی حق ہے، مرد پر مہر کا ادا کرنا لازم ہے۔مہر کی کم سے کم مقدار دس درہم (تقریباً ۳۱ گرام چاندی) یا اس کی قیمت ہے ۔ اس سے کم مہر مقرر کرنا درست نہیں ہے۔ زیادہ مہر کی کوئی حد نہیں ہے۔لیکن مہر اتنا ہی مقرر کرنا چاہیے جتنا مرد ادا کرسکتا ہو، اگر مہر فاطمی(ڈیڑھ کلو ۳۱ گرام چاندی) ادا کرنے کی طاقت ہو، تو اسے مقرر کرنا مستحب ہے۔[شامی:۹/۴۹۶-۵۰۰،باب المہر]

نمبر ۸ | حاملہ عورت چند چیزوں کا خیال رکھیں: ◉ حاملہ ہونا اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے،اس لیے اتنی بڑی دولت ملنے پر اللہ تعالیٰ کا خوب شکر ادا کرنا چاہیے۔شکر کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ زبان سے ہر وقت اللہ تعالیٰ کی تعریف اور بڑائی بیان کریں، مثلاً: زبان سے یوں کہیں: اے اللہ! آپ ہی کے لیے تمام تعریفیں ہیں اور آپ ہی کا شکر ہے کہ مجھے ماں بننے کا شرف بخشا اور دل کا شکر یہ ہے کہ ہر وقت خوش رہیں، اپنے آپ کو خوش رکھنے کی کوشش کریں، پچھلے غموں کو بھلادیں اور نئے خواب سجائیں، کھلی فضا میں چہل قدمی کیا کریں، رات میں جلد سونے کی عادت ڈالیں، تازہ ہوا میں گہرا سانس لینے کی عادت ڈالیں ، دینی کتابوں، امہات المومنین اور صحابیات رضی اللہ عنہن کی زندگی کا مطالعہ کرلیا کریں، مادی غذاؤں کے اہتمام کے ساتھ ساتھ روحانی غذاؤں کا بھی اہتمام کریں کیوں کہ جس طرح مادی غذائیں پیٹ میں ہونے والے بچے پر اثر انداز ہوتی ہیں، ایسے ہی روحانی غذا مثلا: قرآن کی تلاوت اور اللہ کے ذکر سے بھی بچے پر اچھا اثر پڑتا ہے، جہاں تک ہوسکے باوضو رہیں اور کچھ وقت نکال کر دو رکعت نفل نماز صلوٰۃ الشکر کی نیت سے پڑھ لیں، پھر آخر میں اللہ تعالیٰ سے نیک صالح اولاد کی خوب دعائیں کریں۔ ◉ معاشی تنگی کے ڈر سے بچوں کو مار ڈالنا یا حمل گرانا یا اور کوئی تدبیر اختیار کرنا کہ حمل ہی نہ ٹھہرے، یہ سب گناہ اور حرام ہے۔قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اپنی اولاد کو تنگی کے ڈر سے قتل مت کرو، ہم ان کو بھی رزق دیں گے اور تم کو بھی، بے شک ان کا قتل کرنا بڑا گناہ ہے۔[سورۂ بنی اسرائیل:۳۱]

نمبر ۹ | بچے کا اچھا نام رکھنا؛ ماں باپ کی ذمے داری ہے: ◉ والدین پر بچوں کے حقوق میں سے ایک حق یہ ہے کہ وہ اپنے بچوں کا اچھا نام رکھیں، جس کے معنیٰ اور مطلب اچھے ہوں، بہتر یہ ہے کہ انبیاء، صحابہ اور بزرگوں کے نام پر بچوں کے نام رکھے جائیں، اور اس نیت سے رکھیں کہ ان پاکیزہ لوگوں میں جو صفات اور خوبیاں تھیں، وہ ہمارے بچوں میں بھی پیدا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کی کوئی اولاد ہو، تو اسے چاہیے کہ اس کا اچھا نام

رکھے اور اسے ادب سکھائے۔ [شعب الایمان: ۸۶۶۶، عن ابن عباس رضی اللہ عنہما] ◉ ایک حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ تم قیامت کے دن اپنے اور اپنے باپ کے ناموں سے پکارے جاؤ گے ، اس لیے تم اچھا نام رکھا کرو۔ [ابو داؤد: ۴۹۴۸، عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ] ◉ آج کل ناموں کے تعلق سے بڑی بے احتیاطی برتی جاتی ہے، اکثر لوگوں میں نئے نئے نام رکھنے کا رواج پڑ چکا ہے اور بعض مرتبہ تو بے معنیٰ نام رکھ لیے جاتے ہیں اور کبھی ایسے نام رکھ لیے جاتے ہیں، جن کے معنیٰ صحیح نہیں ہوتے، اس لیے کم از کم ایسے نام رکھنے چاہئیں، جو الفاظ ومعانی کے لحاظ سے مناسب اور صحیح ہوں۔

نمبر ۱۰ | بچے کی تحنیک کرانا سنت ہے: ◉ تحنیک کہتے ہیں کسی بزرگ اور اللہ والے سے کھجور یا چھوارا وغیرہ چبوا کر بچے کے منہ میں رکھنا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بچے لائے جاتے تھے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی تحنیک فرماتے تھے ،حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کی پیدائش ہوئی ،تو آپ کو نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی گود میں ان کو بٹھایا اور اپنا لعابِ دہن اُن کے منہ میں رکھا اور کھجور سے تحنیک فرما کر اُن کے لیے برکت کی دعا فرمائی۔ [بخاری: ۵۴۶۹، عن اسما بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما]

قرآن وحدیث کی روشنی میں نکاح کے عنوان پر بتائی ہوئی باتوں کا خلاصہ:

اس میں سب سے ◉ پہلا پیغام یہ دیا گیا کہ نکاح کی وجہ سے انسان بہت سے گناہوں سے بچ جاتا ہے ،اس میں ذمہ داری کا احساس اور شرم وحیا جیسی صفات پیدا ہوتی ہیں۔ ◉ دوسری نصیحت یہ کی گئی کہ شوہر کو چاہیے کہ وہ نئی نویلی دلہن کی اجنبیت کو ختم کرے، اس کو مانوس کرے ،اس کے ساتھ پیار ومحبت بھری باتیں کرے ، پھر اس سے اپنے فطری تقاضے کو پورا کرے ۔ ◉ تیسری اہم بات یہ بتائی گئی کہ صحبت کے وقت کی دعاؤں کا اہتمام کریں۔ ◉ چوتھی چیز یہ ذکر کی گئی کہ شوہر کے لیے دنیا میں بیوی سے بڑھ کر کوئی محسن نہیں ہے، لہٰذا شوہر کو چاہیے کہ اپنی بیوی کے احسانات کا بدلہ اچھائی سے دے ۔ ◉ پانچویں نصیحت یہ کی گئی کہ شوہر اپنی بیوی کے ساتھ پیار ومحبت والی زندگی گزارے ،اس کی جائز ضروریات کو پورا کرے، کبھی کبھی اس کو چھوٹا موٹا تحفہ دیا کرے اور اس کی ناپسندیدہ بات کو برداشت کرے۔ ◉ چھٹی چیز یہ بتائی گئی کہ اللہ تعالیٰ نے تین چیزوں: گھر، بیوی اور رات میں سکون رکھا ہے، لہٰذا شوہر کو چاہیے کہ رات کو جلدی گھر لوٹے اور اپنے بیوی بچوں اور گھر والوں کے ساتھ رات گزارے۔ ◉ ساتویں بات یہ بتائی گئی کہ مہر بیوی کا حق ہے ، لہٰذا اسے ضرور ادا کرنا چاہیے اور مہر اتنا رکھنا چاہیے کہ اسے آسانی سے ادا کیا جاسکے۔ ◉ آٹھواں درس یہ دیا گیا کہ حاملہ عورت اچھی غذاؤں کے ساتھ ساتھ قرآن کریم کی تلاوت اور ذکر ودعا کا بھی اہتمام کرے ، کیوں کہ جس طرح مادی غذائیں پیٹ میں ہونے والے بچے پر اثرانداز ہوتی ہیں، اسی طرح روحانی غذا مثلاً: قرآن کی تلاوت اور اللہ کے ذکر سے بھی بچے پر اچھا اثر پڑتا ہے۔ ◉ نواں حکم یہ دیا گیا کہ والدین پر بچوں کا ایک حق یہ ہے کہ انبیاء ،صحابہ اور بزرگوں کے نام پر نام رکھیں یا پھر کوئی ایسا نام رکھیں جس کا معنیٰ اچھا ہو ،بے معنیٰ نام نہ رکھیں۔ ◉ دسویں بات یہ بتائی گئی کہ جب بچہ پیدا ہو، تو کسی بزرگ کے پاس لے جاکر اس کی تحنیک کرائیں۔

۹ | نکاح

نمبر ۱ | ضرورت ووسعت کے باوجود نکاح نہ کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں: ◉ جس کام کے کرنے کا شریعت میں تاکیدی یا ترغیبی حکم دیا گیا ہو اور اس پر ثواب کا وعدہ کیا گیا ہو، وہ دین کا کام ہے، اور جس کام میں کسی طرح کا تاکیدی یا ترغیبی حکم نہ دیا گیا ہو، وہ دنیا کا کام ہے، چناں چہ شریعت میں بعض حالات میں نکاح کا تاکیدی اور بعض حالات میں ترغیبی حکم دیا گیا ہے اور اس پر ثواب کا وعدہ بھی ہے اور نکاح نہ کرنے کی مذمت اور برائی بھی بیان کی گئی ہے، وسعت کے باوجود نکاح نہ کرنے والے کو اللہ کے رسول ﷺ نے شیطان کا بھائی اور برے لوگوں میں شمار کیا ہے، ◉ ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک شخص آیا، جسے عِکاف کہا جاتا تھا، رسول اللہ ﷺ نے اس سے پوچھا: اے عکاف! کیا تمھاری بیوی ہے؟ انھوں نے کہا: نہیں، آپ نے پوچھا: باندی ہے؟ انھوں نے کہا: نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: جب کہ تم اللہ کے فضل سے مال دار اور تن درست بھی ہو، انھوں نے کہا: جی ہاں! تو آپ نے فرمایا کہ تب تو تم شیطان کے بھائی ہو، اگر تم عیسائی ہوتے، تو ان کے پادری ہوتے اور اگر تم ہم میں سے ہو، تو جو ہم کرتے ہیں ویسا ہی کرو، کیوں کہ ہمارا طریقہ نکاح کرنا ہے، تم میں بدترین لوگ وہ ہیں، جو غیر شادی شدہ ہیں اور تمھارے مُردوں میں بدترین مُردے وہ ہیں، جو بغیر نکاح کیے مر گئے۔

[مسند احمد: ۲۱۴۵۰، عن ابی ذر رضی اللہ عنہ؛ شعب الایمان: ۵۴۸۰، عن عطیہ بن بشر رضی اللہ عنہ]

نمبر ۲ | مہر بیوی کا حق ہے جو شوہر پر لازم ہے: ◉ شوہر پر بیویوں کے بہت سے حقوق ہیں، جن میں سب سے پہلا حق مہر ہے، مرد کے لیے ضروری ہے کہ وہ شادی ہونے پر بیوی کو مہر کی شکل میں ایک معین رقم ادا کرے، مہر مقرر کرنے سے رشتے میں ایک قسم کی مضبوطی پیدا ہو جاتی ہے اور نکاح اور زنا میں فرق ہو جاتا ہے، بعض لوگ مہر دینے کا ارادہ ہی دل میں نہیں رکھتے اور اسے بہت معمولی بات سمجھتے ہیں، حالاں کہ مہر کے معاملے کو معمولی سمجھنا اور اس کو ادا کرنے کی نیت نہ رکھنا بہت بڑا گناہ ہے، جس پر حدیث میں بہت سخت وعید آئی ہے، چناں چہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی عورت سے نکاح کرے اور یہ نیت رکھے کہ اس کے مہر میں سے اسے کچھ نہیں دے گا، تو وہ زانی ہو کر مرے گا۔ [کنز العمال: ۴۴۷۰۶، عن صہیب رضی اللہ عنہ] ◉ مہر شوہر کے ذمے ایک طرح کا قرض ہے، جس کا ادا کرنا ضروری ہے، اگر مہر ادا کیے بغیر شوہر کا انتقال ہو جائے، تو وہ گناہ گار ہو گا۔

نمبر ۳ | شادی بیاہ میں نماز سے لاپرواہی نہیں کرنی چاہیے: ◉ جن گھروں میں شادی بڑی دھوم دھام سے اور رسم ورواج کے مطابق ہوتی ہے، وہاں مردوں اور خاص طور پر عورتوں کو نماز کا بالکل ہوش نہیں رہتا، پوری رات جاگنے، کھلانے پلانے اور مہمان نوازی وغیرہ میں کٹ جاتی ہے، مگر نماز کی فرصت کسی کو نہیں ہوتی، بلا ضرورت نماز چھوڑ دی جاتی ہے، بعض عورتوں کو یہ عذر ہوتا ہے کہ گھر میں یا نکاح ہال میں اتنا مجمع ہو گیا تھا کہ نماز کے لیے جگہ ہی نہیں تھی، اسی طرح دولہا اور دولہن بھی نماز نہیں پڑھتے اور نہ انھیں نماز پڑھنے کے لیے کہا جاتا ہے، اس لیے نماز کے معاملے میں خوب احتیاط سے کام لینا چاہیے، جیسے ہی نماز کا وقت ہو جائے، تو لاکھ کوشش کر کے نماز ادا کرنا چاہیے، چاہے مجمع میں ہی جگہ کر کے پڑھ لیں یا گھر جا کر نماز ادا کریں، جس طرح سے بھی ہو نماز ضرور پڑھیں، کسی بھی حالت

میں نماز چھوڑنا یا قضا کرنا جائز نہیں ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بندے اور کفر کے درمیان نماز کے چھوڑنے کا ہی فرق ہے۔[ابو داؤد: ۴۶۷۸، عن جابر رضی اللہ عنہ]

نمبر ۴ | میاں بیوی ایک دوسرے کی اچھائیوں کو دیکھیں: ◉ بعض شوہروں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ ہمیشہ اپنی بیوی کو ملامت کرتے رہتے ہیں اور ہر ہر بات پر اسے ڈانٹتے رہتے ہیں۔ اسی طرح بعض بیویاں بھی اپنے شوہر سے ہمیشہ ناراض رہتی ہیں، ہر معاملے میں انھیں غلط تصور کرتی ہیں اور ان کی برائی بیان کرتی رہتی ہیں۔ میاں بیوی کے درمیان جب اس طرح کا معاملہ رہے گا، تو وہ ایک دوسرے سے تنگ آ جائیں گے اور نوبت طلاق تک جا پہنچے گی! اس لیے ضروری ہے کہ میاں بیوی ایک دوسرے کی خوبیوں کو سامنے رکھیں، اچھائیوں پر ایک دوسرے کی حوصلہ افزائی کریں، غلطیوں پر ایک دوسرے کو درگزر کریں اور اچھے انداز سے سمجھاتے رہیں۔ ایک دوسرے کے بارے میں اچھی سوچ رکھیں اور منفی سوچ رکھنے سے بچیں۔ ◉ قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ شوہر کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں: اور ان کے ساتھ بھلے انداز میں زندگی بسر کرو اور اگر تم انھیں پسند نہ کرتے ہو، تو امید ہے کہ تم کسی چیز کو ناپسند کرتے ہو اور اللہ نے اس میں بہت کچھ بھلائی رکھ دی ہو۔[سورۂ نساء: ۱۹] ◉ اور رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی مؤمن (اپنی) مومنہ (بیوی) سے بغض نہ رکھے۔ اگر اس کی کوئی عادت اسے ناپسند ہو گی، تو کوئی عادت اسے پسند بھی تو ہو گی۔[مسلم: ۳۷۲۱، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

نمبر ۵ | شوہر کے مزاج کی رعایت اور اس کا ادب واحترام کرو: ◉ بیوی کو چاہیے کہ ہر وقت شوہر کے مزاج کی رعایت کرے اور اس کا مزاج دیکھ کر بات کرے، اگر دیکھے کہ اس کا شوہر ہنسی اور دل لگی کی بات کر رہا ہے، تو اس کے ساتھ وہ بھی ہنسی اور دل لگی کرے اور اگر وہ کسی پریشانی میں ہو، تو ہنسی کی باتیں نہ کرے بلکہ اس کی پریشانی کو سن کر اسے تسلی کے کلمات کہے اور اس کی ہمت افزائی کرے، خوشی اور غمی میں ہر وقت اس کا ساتھ دے، اس کی عزت میں اپنی عزت سمجھے، اس کا ادب و احترام کرے، اس سے ہر گز کوئی کام نہ لے، اس کی ہر راحت و آرام کا خیال رکھے، اٹھنے بیٹھنے میں، بات چیت کرنے میں غرض ہر بات میں ادب و تمیز کا خیال رکھے۔

نمبر ۶ | جائز کاموں میں شوہر کی بات ماننا ضروری ہے: ◉ اللہ تعالیٰ نے شوہر کو بڑا مرتبہ عطا فرمایا ہے، اس لیے شوہر کو راضی اور خوش رکھنا عبادت اور ثواب کا کام ہے اور اس کو ناخوش اور ناراض کرنا بہت بڑا گناہ ہے، اس لیے بیوی کو چاہیے کہ شوہر کی فرماں بردار رہے، شوہر اس سے جو کچھ طلب کرے، وہ اس کی اطاعت کرے، بشرطیکہ وہ اسے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا حکم نہ دے۔ بیوی پر خاوند کے حقوق سے متعلق بہت سی احادیث وارد ہوئی ہیں، چناں چہ ایک حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو عورت اس حال میں مرے کہ اس کا شوہر اس سے راضی ہو، وہ جنت میں جائے گی۔[شعب الایمان: ۸۷۴۴، عن ام سلمہ رضی اللہ عنہا] ◉ ایک دوسری حدیث میں رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے جہنم کو دیکھا، اس میں رہنے والی اکثر عورتیں تھیں، جو کفر میں مبتلا تھیں، تو آپ ﷺ سے پوچھا گیا: کیا وہ اللہ کے ساتھ کفر کرتی تھیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ اپنے شوہروں کی نافرمانی کرتی تھیں اور ان کا احسان نہیں مانتی تھیں۔[بخاری: ۲۹، عن ابن عباس رضی اللہ عنہما]

نمبر ۷ | بیوی کے اچھے کاموں کی تعریف کریں: ◉ گھر میں بیوی اگر کوئی اچھا کام کرے، تو شوہر کو چاہیے کہ اس کی تعریف کرے، مثلاً: کھانا اچھا بنایا، گھر کو صاف ستھرا رکھا، گھر کے ساز وسامان کو خوب اچھی طرح سیٹ کیا، ہر کام اپنے وقت پر مکمل کیا، تو شوہر کو چاہیے کہ اس کے کام کی تعریف کرے، یہ انسان کی فطرت ہے کہ جب وہ کوئی اچھا کام کرتا ہے، تو وہ چاہتا ہے کہ میری تعریف ہو، چناں چہ بیوی بھی جب گھر میں سارا دن کام کرتی ہے اور ہر چیز وقت پر تیار کرتی ہے، تو اس کی محنت کا اتنا صلہ تو اسے ملنا چاہیے کہ شوہر اپنی زبان سے چند تعریفی جملے کہہ دے کہ ہاں یہ کام بہت اچھا کیا، اس طرح کرنے سے بیوی کی حوصلہ افزائی ہوگی اور وہ گھر کے کام اور زیادہ اہتمام اور اچھے سے کرنے کی کوشش کرے گی اور اس کا دل بھی خوش ہوگا اور بیوی کو خوش رکھنا ثواب کا کام ہے۔

نمبر ۸ | اگر کبھی گھر میں لڑائی جھگڑا ہو جائے، تو فوراً صلح صفائی کی کوشش کریں: ◉ جب ایک جگہ کئی لوگ رہتے ہوں، تو کبھی کبھی آپس میں کچھ نااتفاقی اور لڑائی جھگڑا ہو جانا ایک فطری بات ہے، مگر جب بھی ایسا ہو جائے، تو فوراً آپس میں صلح وصفائی کر لینی چاہیے، نااتفاقی اور لڑائی جھگڑے پر جمے رہنا گھر کے سکون کو ہمیشہ کے لیے ختم کر دیتا ہے۔ ایک حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی کو تین دن تک چھوڑ دے، دونوں آپس میں ملتے ہیں مگر یہ اُس سے منہ پھیر لیتا ہے اور وہ اِس سے منہ پھیر لیتا ہے، ان دونوں میں سے بہتر وہ ہے جو سلام کرنے میں پہل کرے۔ [بخاری: ۶۰۷۷، عن ابی ایوب رضی اللہ عنہ] ◉ ایک حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا: ہر پیر اور جمعرات کو اللہ کے سامنے (بندوں کے) اعمال پیش کیے جاتے ہیں، اللہ تعالیٰ اس دن ہر اس شخص کی مغفرت فرما دیتے ہیں، جو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں مانتا، سوائے اس آدمی کے جو اپنے بھائی کے ساتھ کینہ رکھتا ہو، کہا جاتا ہے کہ انھیں مہلت دو یہاں تک کہ وہ دونوں صلح کر لیں، انھیں مہلت دو یہاں تک کہ وہ دونوں صلح کر لیں۔ [مسلم: ۶۷۱۱، عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ]

نمبر ۹ | شیر خوار (دودھ پیتے) بچوں کے لیے ماں کا دودھ بڑی اہمیت رکھتا ہے: ◉ بچے کے پیدا ہوتے ہی اللہ تعالیٰ اس کا رزق ماں کی چھاتیوں میں دودھ کی شکل میں پیدا کر دیتے ہیں، یہ بے حد قیمتی تحفہ ہے، جو ماں اپنے بچے کو دیتی ہے، اس کا کافی گہرا اور اچھا اثر دونوں کی صحت پر پڑتا ہے، ماں کے دودھ میں بچے کے لیے نہ صرف بھرپور غذائی اجزاء، پروٹینز، وٹامینز اور روغنیات ہیں بلکہ اس کی ہر ہر بوند میں بے مثال طاقت اور بچے میں پیدا ہونے والی بیماریوں سے لڑنے کی بھرپور قوت ہوتی ہے، وہ بچے کی جسمانی نشو ونما کو بڑھاتا ہے اور اس کی ذہانت وفطانت میں اضافہ کرتا ہے، ایسے بھرپور غذائی اور بیماریوں کو روکنے والے قدرتی اجزاء نومولود بچے کے لیے صرف ماں کے دودھ ہی میں ہوتے ہیں، ڈبے والے خشک دودھ اور گائے، بھینس اور بکری وغیرہ کے دودھ میں اس طرح کے قدرتی اجزاء نہیں ہوتے اور نہ ان چوپایوں کا دودھ ماں کے دودھ کی برابری کر سکتا ہے۔ بچے کو دودھ پلانے سے ماں کی صحت بھی بہتر رہتی ہے، اس سے وہ پستانوں اور رحم کی بیماریوں سے محفوظ ہو جاتی ہے اور ذہنی بیماریوں اور کینسر جیسے خطرناک امراض سے بچ جاتی ہے، ماں کا دودھ بچے کا پہلا قدرتی حق ہے اور بچے کو

اس حق سے محروم کرنا پہلی بنیادی غلطی ہے۔ ◉ قرآن میں بچوں کو دودھ پلانے کی ترغیب دی گئی ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:اور مائیں اپنے بچوں کو پورے دو سال تک دودھ پلائیں۔[سورۂ بقرہ:۲۳۳]

نمبر ۱۰ | بچوں کے ساتھ شفقت اور محبت کا معاملہ کرنا چاہیے: ◉ والدین کو چاہیے کہ بچوں کے ساتھ مل جل کر رہیں، ان کے ساتھ شفقت اور محبت کا معاملہ کریں، بات بات پر ان کو نہ ڈانٹیں ،اگر بچے کوئی غلط کام کر دیں، تو انھیں نہ ماریں بلکہ ان کو پیار محبت سے سمجھائیں،چھوٹی چھوٹی بات پر ڈانٹنے اور مارنے سے بچے کے اندر چڑچڑاپن اور غصے کی عادت پیدا ہوجاتی ہے۔ ◉ ایک مرتبہ ایک صحابی حضور ﷺ کے پاس آئے،اس وقت آپ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو پیار کر رہے تھے، ان صحابی کو یہ دیکھ کر تعجب ہوا، انھوں نے کہا: یارسول اللہ !آپ بھی بچوں کو پیار کرتے ہیں، میرے دس بچے ہیں، لیکن میں نے تو کبھی کسی ایک کو بھی پیار نہیں کیا۔ آپ ﷺ نے ان کی طرف نظر اٹھائی اور فرمایا: جو (دوسروں پر) رحم نہیں کرتا ، اس پر بھی رحم نہیں کیا جاتا۔[بخاری:۵۹۹۷، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

قرآن وحدیث کی روشنی میں نکاح کے عنوان پر بتائی ہوئی باتوں کا خلاصہ:

اس میں سب سے ◉ پہلی بات یہ بتائی گئی کہ جس شخص کو اللہ نے وسعت اور طاقت دی ہےاسے نکاح کرلیناچاہیے،وسعت کے باوجود نکاح نہ کرنے والا شیطان کابھائی ہوتاہے ۔ ◉ دوسری ہدایت یہ دی گئی کہ شوہر پر بیوی کے کئی حقوق ہیں، جن میں پہلا حق مہر ہے؛جس کا ادا کرنا شوہر کے ذمہ لازم ہے،مہر ادا نہ کرنے کی نیت سے نکاح کرنے والے کو اللہ کے رسول ﷺ نے زنا کار قرار دیاہے۔ ◉ تیسرا سبق یہ دیا گیا کہ شادی بیاہ میں خاص طور سے نماز وغیرہ کاخیال نہیں رہتا، یاتو چھوٹ جاتی ہے یا قضاہوجاتی ہے،اس لیے شادی بیاہ وغیرہ تقریبات میں نماز کا خوب پابندی سے اہتمام کرناچاہیے۔ ◉ چوتھا پیغام یہ دیا گیا کہ میاں بیوی ایک دوسرے کی خوبیوں کو سامنے رکھیں، اچھائیوں پر ایک دوسرے کی حوصلہ افزائی کریں،غلطیوں پر ایک دوسرے کو درگذر کریں اور اچھے انداز سے سمجھاتے رہیں، ایک دوسرے کے بارے میں اچھی سوچ رکھیں اور منفی سوچ رکھنے سے بچیں۔ ◉ پانچواں سبق یہ دیا گیا کہ بیوی کو شوہر کے مزاج کی رعایت کرتے ہوئے بات کرنی چاہیے ، کسی بھی وقت کوئی بھی بات نہیں کرنی چاہیےاور شوہر کاادب واحترام کرناچاہیے۔ ◉ چھٹی ہدایت یہ دی گئی کہ بیوی کوچاہیے کہ شوہر کو ہمیشہ خوش رکھنے کی کوشش کرے،اسے ناراض نہ کرےاور ہر جائز کام میں شوہر کی بات مانے۔ ◉ ساتویں نصیحت شوہر کو یہ کی گئی کہ بیوی جب بھی کوئی اچھا کام کرے،تووہ اس کی تعریف کرے،اس سے بیوی کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے۔ ◉ آٹھواں پیغام یہ دیا گیا کہ اگرمیاں بیوی کے درمیان کسی بات پر ناراضگی ہوجائے،توفوراً صلح صفائی کرکے ایک دوسرے کومنالیناچاہیے،غصہ کو باقی نہیں رکھناچاہیے۔ ◉ نویں نصیحت یہ کی گئی کہ ماں کادودھ بچے کاپہلا قدرتی حق ہے اور بچے کو اس حق سے محروم نہیں کرناچاہیے،ماں کوچاہیے کہ بچے کو اپناہی دودھ پلائے ،بلاعذر ڈبے وغیرہ کا دودھ نہیں پلاناچاہیے۔ ◉ دسواں حکم یہ دیا گیا کہ ماں باپ بچوں کے ساتھ مل جل کر رہیں، ان کے ساتھ شفقت اور محبت کا معاملہ کریں، بات بات پر ان کو ڈانٹنا اور مارنا نہیں چاہیے ،بلکہ پیار ومحبت سے ان کوسمجھاناچاہیے۔

۱۰ | نکاح

نمبر۱ | نکاح کرنے والے کو اللہ اپنے فضل سے غنی کر دیں گے: ◉ اسلام نے نکاح میں مال و دولت کے بجائے دینداری کو اصل معیار قرار دیا ہے، جو لڑکا یا لڑکی نکاح کی عمر کو پہنچ جائے، تو گھر والوں کو ان کا نکاح کرا دینا چاہیے ،اگر لڑکا کاروبار یا ذریعۂ معاش سے جڑا ہوا ہے یا ابھی نہیں جڑا لیکن اس میں ذمہ داری کا احساس ہے، تو اب یہ نہیں سوچنا چاہیے کہ ابھی اسے اچھے طریقے سے پہلے کمانے دو، جب اچھی خاصی رقم جمع ہوجائے گی ،اس کے بعد اس کا نکاح کر دیں گے، بلکہ اللہ تعالیٰ کے بھروسے پر اس کا نکاح کرا دینا چاہیے،اللہ تعالیٰ اس نکاح کی برکت سے اسے وسعت دے دے گااور اسے مال دار بنادے گا۔ ◉ چناں چہ اسی کی وضاحت کرتے ہوئے قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: تم میں سے جن (مردوں یا عورتوں) کا اس وقت نکاح نہ ہو، ان کا بھی نکاح کراؤ اور تمھارے غلاموں اور باندیوں میں سے جو نکاح کے قابل ہوں ان کا بھی، اگر وہ تنگ دست ہوں، تو اللہ اپنے فضل سے انھیں غنی کر دے گا اور اللہ بہت وسعت والا ہے، سب کچھ جانتا ہے۔[سورۂ نور:۳۲]

نمبر۲ | نکاح کے لیے سال کا کوئی بھی مہینہ منحوس نہیں ہے: ◉ سال کے کسی بھی مہینے میں شادی کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، عوام میں یہ بات مشہور ہوگئی ہے کہ صفر کے مہینے میں نحوست ہے اور اس مہینے میں شادی بے برکتی اور مصیبتوں کا سبب ہوتی ہے، حالاں کہ اسلام میں نہ کوئی مہینہ منحوس ہے اور نہ ہی کسی مہینے میں شادی کرنے سے منع کیا گیا ہے، صفر کے مہینے کو منحوس سمجھنا اور اس سے بدشگونی لینا درست نہیں ہے، حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیماری خود بخود ایک دوسرے کو نہیں لگتی، بدشگونی کی کوئی حقیقت نہیں ہے، نہ ہی مُردوں پر الّو بولتے ہیں اور نہ ہی صفر کے مہینے میں کوئی نحوست ہے۔[بخاری:۵۷۰۷]

نمبر۳ | مہر بیوی کا حق ہے: ◉ شوہر پر تمام واجب حقوق کو ادا کرنا ضروری ہے،ان میں سے ایک مہر بھی ہے، شوہر پر لازم ہے کہ وہ خوش دلی کے ساتھ اپنی بیوی کو اس کا مہر ادا کرے اور مہر خود اپنے ہاتھوں سے بیوی کو دے،اور لڑکی کے گھر والوں پر بھی ضروری ہے کہ وہ اس کی اجازت کے بغیر مہر کی رقم اپنے کام میں نہ لائیں، شوہر کے لیے بیوی پر دباؤ ڈال کر مہر معاف کرانا کسی بھی طرح درست نہیں ہے، اس طرح کرنے سے مہر ذمے سے ساقط نہیں ہوتی ہے، لیکن اگر عورت بالکل اپنے اختیار اور رضامندی سے مہر کا کچھ حصّہ معاف کر دے یا لینے کے بعد واپس کر دے ،توشوہر کے لیے اس کا لینا درست ہے۔ ◉ چناں چہ قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:اور عورتوں کو ان کے مہر خوشی سے دیا کرو،ہاں! اگر وہ خود اس کا کچھ حصہ خوش دلی سے چھوڑ دیں، تو اسے خوش گواری اور مزے سے کھالو۔[سورۂ نساء:۴]

نمبر۴ | ولیمے میں غریبوں اور مسکینوں کو ضرور شریک کریں: ◉ ولیمے کے لیے قرض لینا اور اپنی وسعت سے زیادہ خرچ کرنا منع ہے، نیز مال داروں کو دعوت دینے کے ساتھ ساتھ نیک لوگوں، مسکینوں اور غریبوں

کو بھی ضرور دعوت دے، کیوں کہ جس دعوت میں صرف مال داروں کو دعوت دی جائے اور غریبوں کو شریک نہ کیا جائے، اسے بدترین کھانا قرار دیا گیا ہے، چناں چہ ایک حدیث میں ہے: بدترین کھانا اس ولیمے کا کھانا ہے جس میں مال داروں کو دعوت دی جائے اور غریبوں کو چھوڑ دیا جائے اور جس شخص نے دعوتِ ولیمہ قبول نہ کی، اس نے اللہ اور رسول کی نافرمانی کی۔ [بخاری: ۵۱۷۷، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ] ◉ صرف دکھلاوے اور فخر کے طور پر اور ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کے لیے ولیمے کا ہال وغیرہ بُک کرنا، اس میں ایسی آرائش و نمائش کرنا کہ سنت کا دور دور تک نام و نشان نہ ہو، ایسے کھانے سے بھی دور رہنا چاہیے، ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فخر اور دکھلاوا کرنے والوں کا کھانا کھانے سے منع فرمایا ہے۔ [ابو داوٗد: ۳۷۵۴، عن ابن عباس رضی اللہ عنہما]

نمبر ۵ | میاں بیوی کے درمیان کوئی دوسرا شخص اختلاف پیدا کرنے کی کوشش نہ کرے: ◉ بہت سی مرتبہ میاں بیوی کے درمیان جھگڑے کی کوئی ایسی بات نہیں ہوتی، جو ان کے تعلقات میں بگاڑ کا سبب بنے، لیکن کچھ لوگ ان کے درمیان گھس کر غلط فہمیاں پیدا کر دیتے ہیں اور ایک کی بات دوسرے تک پہنچا کر چغل خوری کرتے ہیں اور انھیں لڑانے کی کوشش کرتے ہیں، آخر کار ان میں علیحدگی ہو جاتی ہے، اگر کوئی شخص ایسی حرکت کرے، تو میاں بیوی کو چاہیے کہ وہ عقلمندی کا مظاہرہ کریں اور اس کی باتوں کو کوئی اہمیت نہ دیں، بلکہ ان میں سے جس کے پاس وہ چغل خوری کرنے آئے، تو اسے چاہیے کہ وہ اس کا منہ بند کر دے اور آئندہ کے لیے ان کے معاملات میں ٹانگ اڑانے سے سختی سے منع کرے، چغل خوری کرنے والا اور میاں بیوی کو لڑانے والا آدمی شیطان ہوتا ہے، اسے اپنے اس بُرے کام سے توبہ کرنی چاہیے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چغل خور کے بارے میں یہ ارشاد فرمایا: لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ نَمَّامٌ ."بہت زیادہ چغل خوری کرنے والا شخص جنت میں داخل نہ ہو گا۔" [مسلم: ۳۰۳، عن حذیفہ رضی اللہ عنہ]

نمبر ۶ | میاں بیوی میں نااتفاقی ہو، تو آپس میں صلح کر لینا چاہیے: ◉ میاں بیوی کی زندگی ہمیشہ ایک حالت پر قائم نہیں رہتی، بلکہ اس میں مختلف موڑ اور اُتار چڑھاؤ آتے رہتے ہیں، لہٰذا ایسے موقعوں پر جہاں تک ہو سکے، دونوں کو ایک دوسرے کا لحاظ کرتے ہوئے آپس ہی میں سمجھوتہ کر لینا چاہیے اور دونوں کو خدا سے ڈرتے ہوئے ایک دوسرے کے حقوق اخلاص اور آپسی خیر خواہی کے ساتھ ادا کرتے رہنا چاہیے، قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اور اگر کسی عورت کو اپنے شوہر کی طرف سے زیادتی یا بے زاری کا اندیشہ ہو، تو ان میاں بیوی کے لیے اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے کہ وہ آپس کے اتفاق سے کسی قسم کی صلح کر لیں اور صلح کر لینا بہتر ہے۔ [سورۂ نساء: ۱۲۸]

نمبر ۷ | بیوی سے غلطی ہو جانے پر شوہر درگذر سے کام لے: ◉ میاں بیوی آپس میں ایک دوسرے کے زندگی کے ساتھی ہیں، اس لیے دونوں پر ضروری ہے کہ دل میں ایک دوسرے کی خیر خواہی ہو، اگر کسی کی طرف سے کوئی کوتاہی ہو جائے، تو درگذر کا معاملہ کریں، خاص طور سے بیوی کی طرف سے کوئی غلطی اور کوتاہی ہو جائے، تو شوہر کو چاہیے کہ لعن طعن اور مار پیٹ کے بجائے درگذر سے کام لے، سمجھانے کی کوشش کرے اور آئندہ ایسی

کوتاہی نہ کرنے کا وعدہ لے، یہ انتہائی درجے کی بد اخلاقی اور بے غیرتی کی بات ہے کہ صبح کے وقت بیوی سے مار پیٹ کرے اور شام کے وقت اس سے اپنی خواہش پوری کرے، چناں چہ ایک حدیث میں حضور ﷺ نے فرمایا: کیوں تم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی کو اس طرح مارتا ہے جیسے آقا اپنے غلام کو مارتا ہے اور دوسری طرف اسی سے اپنی جنسی خواہش بھی پوری کرتا ہے۔ [بخاری: ۶۰۴۲، عن عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ]

نمبر ۸ | بیوی پر شوہر کے حقوق: ◉ شوہر کی نفسانی خواہشات کو پورا کرنا بیوی پر ضروری ہے، یعنی شوہر جب اپنے کام سے فارغ ہو کر گھر آئے، تو بیوی مسکراتے چہرے سے شوہر کا استقبال کرے اور ضرورت کے مطابق بناؤ سنگھار کرے، شوہر کے دل کو اپنے سے مطمئن رکھے اور دلی طور پر اپنے شوہر سے ایسی محبت کرے کہ شوہر جب کام کاج کے لیے گھر سے باہر نکلے، تو اس کے گھر لوٹنے کا بے چینی سے انتظار کرے، کیوں کہ بیوی کی سچی محبت ہی باقی تمام حقوق کی ادائیگی کا سبب بنتی ہے، اگر بیوی کے دل میں اپنے شوہر کے لیے سچی محبت نہ ہو، تو پھر شوہر کی زندگی کڑوی ہو جاتی ہے، جس سے زندگی کی خوشی اور سکون ختم ہو جاتا ہے، اس لیے بیوی اپنے شوہر کے حقوق ادا کرنے کی بھر پور کوشش کرے۔ ◉ ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شوہر اپنی بیوی کو اپنی حاجت پوری کرنے کے لیے (یعنی جماع کے لیے) بلائے، تو بیوی کو شوہر کے پاس پہنچ جانا چاہیے، اگرچہ وہ چولہے کے پاس ہو (اگرچہ وہ کھانا پکانے میں مشغول ہو)۔ [ترمذی: ۱۱۶۰، عن طلق بن علی رضی اللہ عنہ]

نمبر ۹ | بہو کی خدمت کی قدر کریں: ◉ نکاح ہو جانے کے بعد بیوی اپنے ماں باپ، بھائی بہن اور پورا خاندان چھوڑ کر اپنے شوہر کے گھر آتی ہے، اس گھر میں اس کے لیے ہر شخص اجنبی ہوتا ہے، اب اسے پوری زندگی اسی گھر میں گزارنا ہے، پہلے ہی دن سے بہو یہ کوشش کرتی ہے کہ میرے شوہر کے گھر کا ہر فرد مجھ سے کس طرح خوش ہو جائے اور مجھے بھی اپنے ہی گھر کا فرد سمجھنے لگے، اس کی خاطر وہ اپنے شوہر سے لے کر ساس، خسر اور نند تک کی خدمت اپنی ذمہ داری نہ ہونے کے باوجود دل و جان سے کرتی ہے اور انھیں اپنا بنانے کے لیے ہر کام کو بہتر سے بہتر طریقے پر وقت سے پہلے انجام دینے کی بھر پور کوشش کرتی ہے، لہٰذا گھر والوں کو چاہیے کہ وہ بہو کی اس خدمت کی قدر کریں اور اس کا بہتر سے بہتر بدلہ دینے کی کوشش کریں، اس کی خدمت کی تعریف کر کے اس کا دل خوش رکھیں اور گھر کو خوشگوار بنانے کے لیے رسول اللہ ﷺ نے جن حقوق کی تعلیم دی ہے، ان پر عمل کر کے گھر کو آباد کریں۔

نمبر ۱۰ | اپنی اولاد کو جہنم سے بچاؤ: ◉ ماں باپ کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ بچوں کو دینی تعلیم دیں، ان کی بہترین تربیت کریں، ان کو اسلامی اخلاق و عادات سکھائیں، ان کے عقائد و خیالات کو درست کریں، انھیں سنت و شریعت کے مطابق زندگی گذارنے کی ترغیب دیں، ان کے اندر آخرت کی فکر پیدا کریں، سات سال کی عمر میں انھیں نماز پڑھنے کی تاکید کریں اور دس سال کی عمر ہو جائے، تو نماز نہ پڑھنے پر ان پر سختی کریں، تاکہ وہ قیامت کے میدان میں اللہ کی پکڑ اور جہنم کے عذاب سے بچ جائیں، قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: تم اپنے آپ کو

اور اپنے گھر والوں کو (جہنم کی) آگ سے بچاؤ، جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہوں گے۔ [سورۂ تحریم:۶] ◉ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اپنے گھر والوں کو جہنم کی آگ سے بچانے کا مطلب یہ ہے کہ ان کی تربیت کرو اور ان کو تعلیم دو۔ [تفسیر ابن کثیر: ۸/ ۱۶۷]

قرآن وحدیث کی روشنی میں نکاح کے عنوان پر بتائی ہوئی باتوں کا خلاصہ:

اس میں سب سے ◉ پہلا پیغام یہ دیا گیا کہ اگر لڑکا نکاح کی عمر کو پہنچ چکا ہے اور وہ کاروبار یا ذریعۂ معاش سے جڑا ہوا ہے یا ابھی نہیں جڑا لیکن اس میں ذمہ داری کا احساس ہے، تو اس کا نکاح کرا دینا چاہیے۔ ◉ دوسری بات یہ بتائی گئی کہ اسلام میں صفر یا کسی بھی مہینے میں نحوست نہیں ہے، لہٰذا صفر کے مہینے کو منحوس سمجھ کر نکاح نہ کرنا صحیح نہیں ہے، بلکہ سال کے کسی بھی مہینے میں کسی بھی دن نکاح کر سکتے ہیں۔ ◉ تیسرا حکم یہ دیا گیا کہ مہر بیوی کا حق ہے، شوہر پر ضروری ہے کہ وہ خوش دلی کے ساتھ اپنی بیوی کا مہر ادا کرے، بیوی پر دباؤ ڈال کر مہر معاف کرانے سے معاف نہیں ہوتا۔ ◉ چوتھی ہدایت یہ دی گئی کہ ولیمے کے لیے قرض لے کر اور اپنی وسعت سے زیادہ خرچ نہیں کرنا چاہیے اور مال داروں کو دعوت دینے کے ساتھ ساتھ نیک لوگوں، مسکینوں اور غریبوں کو بھی دعوت دینی چاہیے۔ ◉ پانچواں درس یہ دیا گیا کہ میاں بیوی کے درمیان کوئی دوسرا شخص اختلاف پیدا کرنے کی کوشش نہ کرے، اگر کوئی شخص ایسی حرکت کرے، تو میاں بیوی کو چاہیے کہ وہ عقلمندی کا مظاہرہ کریں اور اس کی باتوں کو کوئی اہمیت نہ دیں۔ ◉ چھٹا سبق یہ دیا گیا کہ میاں بیوی کی زندگی میں مختلف اُتار چڑھاؤ آتے رہتے ہیں، ایسے موقع پر خدا سے ڈرتے ہوئے دونوں ایک دوسرے کے حقوق ادا کریں اور ایک دوسرے کا لحاظ کر کے آپس ہی میں سمجھوتہ کر لیا کریں۔ ◉ ساتویں نصیحت یہ کی گئی کہ بیوی کی طرف سے کوئی غلطی اور کوتاہی ہو جائے، تو شوہر کو چاہیے کہ لعن طعن اور مار پیٹ کے بجائے درگذر سے کام لے، سمجھانے کی کوشش کرے، چھوٹی چھوٹی بات پر بیوی کو مارنا انتہائی درجے کی بد اخلاقی ہے۔ ◉ آٹھویں چیز یہ بتائی گئی کہ شوہر کی نفسانی خواہشات کو پورا کرنا بیوی پر ضروری ہے، شوہر کے دل کو اپنے سے مطمئن رکھے اور دلی طور پر اپنے شوہر سے سچی محبت کرے، کیوں کہ بیوی کی سچی محبت ہی میاں بیوی کی زندگی کو خوشگوار اور پُرسکون بناتی ہے۔ ◉ نواں پیغام یہ دیا گیا کہ نکاح کے بعد بیوی اپنے ماں باپ اور پورے خاندان کو چھوڑ کر ایک اجنبی گھر میں آتی ہے، اور شوہر کے پورے گھر والوں کی خدمت کرتی ہے، لہٰذا شوہر کے گھر والوں کو چاہیے کہ وہ بہو کی اس خدمت کی قدر کریں، اس کی تعریف کریں اور اس کا بہتر سے بہتر بدلہ دے کر اس کا دل خوش کرنے کی کوشش کریں۔ ◉ دسواں اہم کام یہ بتایا گیا کہ ماں باپ کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ بچوں کو دینی تعلیم دے کر ان کی بہترین تربیت کریں، ان کو سنت و شریعت کے مطابق زندگی گذارنے کی ترغیب دیں، سات سال کی عمر میں انھیں نماز پڑھنے کی تاکید کریں اور دس سال کی عمر ہو جائے، تو نماز نہ پڑھنے پر ان پر سختی کریں۔